عقل اور اس کا مقام

تالیف: علامہ حافظ ابوبکر ابن ابی الدنیا رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ و شرح: علامہ ڈاکٹر محمد حبیب اللہ مختار مدظلہم العالی

مہتمم: جامعہ علوم اسلامیہ کراچی

صدر: مجلس دعوت و تحقیق اسلامی کراچی

دار التصنیف جامعہ علوم اسلامیہ

علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن، کراچی ۷۴۸۰۰

دار التصنیف جامعہ علوم اسلامیہ
علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن، کراچی ۷۴۸۰۰

نام کتاب	عقل اور اس کا مقام
تالیف	علامہ حافظ عبد اللہ بن محمد بن عبید ابو بکر بن ابی الدنیا
ترجمہ و شرح	علامہ ڈاکٹر محمد حبیب اللہ مختار مدظلہم العالی
مطبع	القادر پرنٹنگ پریس کراچی نمبر ۳
ناشر	دار التصنیف جامعہ علوم اسلامیہ
	علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن کراچی
	سنہ طباعت ۱۴۱۷ھ بمطابق ۱۹۹۶ء
تعداد	۱۲۰۰
ملنے کا پتہ	مکتبہ یوسفیہ دار التصنیف جامعۃ العلوم الاسلامیہ
	علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن کراچی ـ ۷۴۸۰۰

فہرست مضامین "عقل اور اس کا مقام"

مضامین	صفحہ نمبر

مضامین	صفحہ نمبر

مضامین	صفحہ نمبر

مضامین | صفحہ نمبر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمہ

الحمد للہ وحدہ والصلوۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ' وعلی من تبع ھداہ وھدیہ وبعد'

اللہ جل شانہ نے انسان کو پیدا فرمایا اور اسے اشرف المخلوقات بنایا اور عقل جیسی نعمت سے نوازا جسے استعمال کرکے انسان دوسری تمام مخلوقات سے ممتاز ہوتا ہے' اور عقل کو استعمال کرنے کا حکم دیا گیا ہے' عقل ایسی نعمت ہے جسے آنکھوں سے دیکھا اور ہاتھ سے چھوکر محسوس نہیں کیا جاسکتا' بلکہ اس کو اس کے اثرات اور حسن استعمال سے معلوم کیا جاتا ہے' علامہ حارث محاسبی اپنی کتاب "ماھیۃ العقل وحقیقتہ" میں لکھتے ہیں کہ عقل ایک ایسی نعمت ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی اکثر مخلوقات کو عطا فرمایا ہے لیکن لوگ اسے اپنے اندر نہ آنکھوں' حس ذوق یا مزے سے محسوس کرسکتے ہیں نہ کسی دوسرے میں' البتہ اللہ تعالیٰ اسے محسوس کرادیتے ہیں۔

دین اسلام انسان کو عزت و رفعت عطا کرنا چاہتا ہے اس لئے قرآن کریم اور احادیث نبویہ نے ہمیں یہ حکم دیا ہے کہ ہم

غور و فکر اور عقل و تدبر سے کام لیں اور تحمل اور حکمت سے تمام امور کا موازنہ کریں تاکہ انسان کا درجہ اور مرتبہ بڑھے اور عقل اور انسان ہونے کی حقیقی نعمت سے فائدہ اٹھایا جاسکے۔

عقل ہی وہ نعمت ہے جس کی وجہ سے انسان خوش بخت بنتا اور اجنبیت اور فقر و فاقہ کو دور کرتا ہے' عقل سے بڑھ کر کوئی دولت نہیں' اور جب تک عقل کامل نہ ہو دین میں کمال پیدا نہیں ہوتا' عقل کی بدولت دلوں کی دنیا آباد ہوتی ہے' سعادت کی بنیاد عقل ہے' عقلمند کی رفاقت خیر و بھلائی کے حصول کا ذریعہ بنتی ہے' اس کے برخلاف جاہل و بے عقل کی سعیت مصیبت اور پریشانی کا ذریعہ ہے۔

یاد رکھئے اللہ تعالٰی جس کو عقل عطا فرماتے ہیں وہ کسی کو کمتر اور حقیر نہیں سمجھتا' اس لئے کہ مشہور ہے کہ جو بادشاہ کی تحقیر کرتا ہے وہ اپنی دنیا خراب کرلیتا ہے اور جو صالحین و نیکوکاروں کی تحقیر کرتا ہے وہ اپنی آخرت اور دین کو خراب کرتا ہے' اور جو بھائیوں کی تحقیر کرتا ہے وہ بے مروت کہلاتا ہے' اور جو دوسروں کی تحقیر کرتا ہے وہ لوگوں کا نشانہ بنتا ہے' عقلمند ہمیشہ اپنے عیوب پر نظر رکھتا ہے اس لئے اس کے سامنے دوسروں کی اچھائیاں نمایاں ہوتی ہیں' اور جو اپنے عیوب پر نظر نہیں رکھتا

اس کے سامنے دوسروں کے عیوب نمایاں ہوتے ہیں' انسان کی سب سی بڑی بدبختی یہ ہے کہ اس پر اس کے عیوب مخفی ہوجائیں اور ظاہر ہے کہ جب اس کے سامنے اپنے عیوب نہ ہوں گے تو وہ ان سے بھلا کب رکے گا اور جو لوگوں اور دوسروں کی خوبیوں سے آشنا نہ ہو وہ ان تک کیسے پہنچ سکتا ہے۔

عقل کا تقاضا یہ ہے کہ اپنے ساتھیوں کے لئے اپنے مال اور جان کو قربان کیا جائے' عقل ایسی نعمت ہے کہ اس کی وجہ سے باوجود مسکین اور غریب ہونے کے پھر بھی اکرام ہوتا ہے' جیسے شیر شیر ہے خواہ جاگ رہا ہو یا سو رہا ہو' کھڑا ہو یا بیٹھا وہ بہرحال شیر اور بارعب ہوتا ہے' عقلمند لمبی چوڑی آرزوئیں قائم نہیں کرتا اسلئے کہ ایسا شخص اعمال سے پیچھے رہ جاتا ہے' اور موت کے وقت امیدیں اور آرزوئیں کوئی فائدہ نہیں پہنچاتیں' عقلمند کی پہچان یہ ہے کہ وہ بغیر ساز و سامان دشمن کا مدمقابل نہیں بنتا اور بغیر حجت و دلیل کے کسی سے بحث و مباحثہ نہیں کرتا' اور طاقت کے بغیر دشمن سے نہیں ٹکراتا' یاد رکھئے کہ عقل نفوس کے لئے زندگی' دلوں کے لئے نور اور امور کے لئے نافع بننے اور دنیا کے آباد ہونے کا ذریعہ ہے۔ (روضۃ العقلاء ۱۶ تا ۲۶)

علامہ ماوردی لکھتے ہیں کہ ہر اچھائی کی کوئی بنیاد اور ہر علم

وادب کے لئے ایک سرچشمہ ہوا کرتا ہے اور تمام اچھائیوں، فضائل اور علوم و آداب کی اساس اور سرچشمہ وہ عقل ہے جسے اللہ جل شانہ نے دین کی اصل اور دنیا کا ستون بنایا ہے، عقل کے کامل ہونے پر فرائض واحکامات لازم کئے اور دنیا کو اس کے ساتھ چلایا ہے۔

بعض حضرات نے درج ذیل اشعار کو جن کا ترجمہ یہ ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب کیا ہے۔

"محاسن ومکارم بڑے پاکیزہ اخلاق ہیں جن میں سب سے پہلا نمبر عقل کا، دوسرا دین کا، تیسرا علم کا، چوتھا حلم کا، پانچواں سخاوت کا، چھٹا اچھے اخلاق کا، ساتواں نیکوکاری، آٹھواں صبر، نواں شکر کا اور نرمی کا نمبر اس کے بعد ہے۔"

ابراہیم بن حسان نامی شاعر کہتے ہیں۔

"لوگوں میں انسان کا مقام عقل سے بنتا ہے خواہ اس پر کمائی کے دروازے کتنے ہی تنگ کیوں نہ ہوں، عقل کی کمی انسان کو لوگوں میں عیب دار بنادیتی ہے چاہے وہ کتنے ہی اعلیٰ حسب ونسب کا مالک کیوں نہ ہو، انسان لوگوں میں عقل کے مطابق زندہ رہتا ہے، اور عقل کے مطابق ہی علم وتجارت میں اس کا مقام بنتا ہے، اور انسان کے لئے اللہ تعالیٰ کا بہترین عطیہ عقل ہے، دنیا کی

کوئی چیز اس کی ہم پلہ نہیں بن سکتی' اللہ تعالیٰ انسان کے لئے جب اس کی عقل کامل و مکمل کر دیں تو اس کے اخلاق و آداب سب کامل و مکمل ہو جاتے ہیں۔

یاد رکھئے کہ عقل کے ذریعہ ہی امور کے حقائق کا ادراک اور اچھائیوں اور برائیوں میں فرق کیا جاتا ہے' عقل کی دو قسمیں ہیں وہ جو فطری اور خداداد ہو اور وہ جو جدوجہد اور محنت کے ذریعے حاصل کی جائے (ادب الدنیا والدین ۴۔۱۲)

اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ عقل پر ہر شخص کو اس کا شاکر بندہ بننا چاہئے لیکن اگر کوئی شخص عقل سے دنیاوی فائدہ اٹھائے' کمائے' دنیاوی ترقی کرے' لیکن آخرت کی فکر نہ کرے تو اللہ تعالیٰ اسے اس کی سزا دیں گے' دنیا میں خواہ اس کو کتنی ہی دنیا مل جائے لیکن ایسے شخص کی آخرت بڑی تکلیف دہ اور اذیت ناک ہوتی ہے' اس لئے کہ عقل کی دولت اسے دی گئی تھی کہ فانی دنیا آباد کرنے اور اس کی ترقی کے بجائے آخرت بنانے اور قرب خداوندی حاصل کرنے کے لئے اس سے کام لیا جاتا لیکن ایسا نہیں کیا گیا' کافر اور غیر مسلم عقل سے صرف دنیا بنانے اور مال و دولت کمانے ہی کا کام لیا کرتے ہیں لیکن مسلمان کو یہ یاد

رکھنا چاہئے کہ مسلمان کا مطمح نظر یہ نہیں ہوتا بلکہ وہ اس سے قرب خداوندی حاصل کرتا' آخرت بناتا اور دین میں آگے بڑھنے کا کام لیتا ہے' اور اللہ تعالٰی کی خوشنودی' رضامندی اور جنت کا مستحق بنتا ہے لیکن جو ایسا نہیں کرتے ان کے بارے میں ارشاد خداوندی ہے:

(ولقد ذرانا لجهنم كثيرا من الجن والانس لهم قلوب لا يفقهون بها ولهم اعين لا يبصرون بها ولهم آذان لا يسمعون بها اولئك كالانعام بل هم اضل اولئك هم الغافلون)(الاعراف ۱۷۹) "اور بے شک ہم نے دوزخ کیلئے بہت سے جنات اور انسان پیدا کئے ہیں ان کے دل ہیں (مگر) یہ ان سے سوچتے سمجھتے نہیں اور ان کی آنکھیں ہیں (مگر) ان سے دیکھتے نہیں اور ان کے کان ہیں (مگر) ان سے سنتے نہیں' یہ لوگ مثل چوپایوں کے ہیں بلکہ ان سے بھی بڑھ کر بے راہ ہیں یہی لوگ تو غافل ہیں"۔

لہذا عقل کو صحیح استعمال کیجئے اور اس سے وہ فائدہ اٹھائیے جو اس سے اٹھانا چاہئے تاکہ کامیاب وکامران بنیں اور ناکام ومحروم نہ ہوں' جو عقل کے ذریعہ اپنے آپ کو پہچانتا اور آخرت بناتا ہے وہی درحقیقت عقلمند ہے لیکن جو ایسا نہیں کرتا

وہ خواہ دنیا والوں کی نظر میں کتنا بڑا عاقل کیوں نہ ہو لیکن حقیقت میں وہ بے وقوف' بے عقل اور جاہل ہے' اس لئے کہ اس نے اپنے آپ کو عقلمندوں کی فہرست سے خارج کرکے حیوانوں اور چوپایوں کی صف میں کھڑا کردیا' اس لئے کہ اگر اس عقل سے آخرت ٹھیک نہ ہو تو دنیاوی نعمتوں اور مال ودولت کا کیا فائدہ؟ کیا وقتی نعمتیں اور لذتیں ابدی اور دائمی سزا اور عذاب کا بدل بن سکتی ہیں؟!!

علامہ ابن ابی الدنیا نے عقل اور اس کے فضل ومرتبہ سے متعلق احادیث اور اقوال کا یہ حصہ جمع کیا ہے جو آئندہ صفحات میں قارئین کے سامنے اردو میں پیش کیا جارہا ہے! اس کتابچہ میں واردشدہ اکثر احادیث ضعیف اور ناقابل اعتبار ہیں اسی لئے صاحب کتاب نے اس میں آثار واقوال کا بھی ایک معتد بہ حصہ نقل کیا ہے۔ اللہ تعالی ہمیں سب کو ان لوگوں میں سے بنائیں جو عقل سے صحیح فائدہ اٹھاکر اللہ تعالی کی رحمت' مغفرت' جنت اور قرب حاصل کرنے والے بنتے ہیں۔

اللہ جل شانہ جزائے خیر عطا فرمائے برادرم مولانا نعیم الدین اور برادرم مولانا حسین قاسم صاحب کو کہ پروف کی تصحیح کی۔ برادر محترم سید شاہد حسن صاحب کو بھی کہ عمدگی سے

طباعت کا اہتمام کیا اور ان سب حضرات کو بھی جو اس میں کسی بھی طرح کے معاون بنے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد
وآلہ وصحبہ اجمعین

محمد حبیب اللہ مختار

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عقلمند کا ٹھکانہ جنت ہے

ا..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں اللہ جل شانہ کے یہاں اس کا گواہ ہوں کہ عقلمند کو کوئی لغزش نہیں پہنچتی مگر یہ کہ اللہ جل شانہ اسے اور بلندی عطا فرماتے ہیں' پھر وہ کسی لغزش کا شکار نہیں ہوتا مگر یہ کہ اللہ جل شانہ اسے رفعت عطا فرماتے ہیں یہاں تک کہ اس کا ٹھکانا جنت بنادیا جاتا ہے۔

(ش)..... یعنی عقلمند آدمی کو جو بھی مصیبت اور تکلیف پہنچتی اور دین کے سلسلہ میں اس پر جو آفت یا پریشانی آتی ہے یہ اس کے رفع درجات کا ذریعہ بنتی ہے' اس کی وجہ سے نہ اسے خود پریشان ہونا چاہئے' نہ دوسروں کو اسے کمتر اور حقیر سمجھنا چاہئے یہ اس کی بے وقعتی کے سبب نہیں بلکہ یہ تو درجات بلند کرنے اور گناہ معاف ہونے کا ذریعہ ہے' انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام سے بڑھ کر کوئی عقلمند نہیں ہوسکتا' ان سے زیادہ خدا کا مقرب کوئی نہیں بن سکتا لیکن ان پر سب سے زیادہ امتحانات' ابتلاء

ات اور پریشانیاں آتی تھیں' اس لئے نہ خود اس سے پریشان اور تنگ دل ہوں نہ ان کی وجہ سے کسی کو کمتر اور معمولی سمجھیں۔

عقلمند تمام کام سوچ سمجھ کر کرتا ہے

۴۔.... حضرت شعبہ بن الحجاج فرمایا کرتے تھے کہ حضرت زیاد بن علاقہ نے فرمایا میں نے اپنے نفس کی کسی ایسے معاملہ میں کبھی تعریف نہیں کی جس میں میں نے معمولی سے تدبر سے کام لیا ہو اور نہ میں نے اپنے نفس کو کسی ایسے معاملہ میں ملامت کی جس میں میں نے بڑے جزم ویقین سے کام کیا ہو' اور میں نے کبھی کسی ایسے کام کو جو میں کرنا چاہتا ہوں کرنے سے قبل دوسروں کے سامنے ذکر نہیں کیا۔ راوی ابو مریم کہتے ہیں تمہارے لئے برا ہو تم ایسی بات حضرت زیاد کی طرف منسوب کرتے ہو۔

(ش)۔.... یعنی میں نے کبھی اپنی تعریف ایسے کام پر نہ کی جس میں میں نے عقل اور غوروفکر سے کام نہ لیا ہو خواہ وہ میری مرضی کے مطابق کیوں نہ ہو اس لئے کہ انسان کو ایسے کام پر خوش ہونا چاہئے جس میں عقل استعمال کرکے کامیابی حاصل ہوئی ہو' عقل استعمال کرنے کے بعد اگر ناکامی ہو تو اس میں انسان کا کوئی قصور نہیں یہ اللہ تعالیٰ کی مرضی ہے' اور مرضی مولیٰ از ہمہ

اولیٰ، اسی لئے ایسی حالت میں نفس پر کوئی ملامت نہیں، عقل کا تقاضا یہ ہے کہ انسان اپنے راز پر دوسروں کو مطلع نہ کرے اس لئے کہ بعض مرتبہ انسان جو کام کرنا چاہتا ہے لوگ اس میں رکاوٹیں پیدا کردیتے ہیں اس لئے پہلے سوچ سمجھ کر کام کیجئے پھر دوسروں کو خبر کیجئے۔

نامی گرامی لوگوں کے ساتھ بیٹھنے کی فضیلت

۳۔..... حضرت معاویہ بن قرۃ نے فرمایا بڑے اور سمجھداروں کے ساتھ بیٹھا کرو اس لئے کہ وہ دوسروں کی بہ نسبت زیادہ بردبار اور عقلمند ہوتے ہیں۔

(ش)۔..... انسان اپنے جیسے کے ساتھ بیٹھتا ہے، اور ساتھی کا ساتھی پر ضرور اثر پڑتا ہے اس لئے شاعر نے کہا ہے۔

کند ہم جنس باہم جنس پرواز کبوتر باکبوتر باز باباز

اور اچھے ساتھیوں کی رفاقت اختیار کرنے کا حکم دیا گیا اور بری صحبت سے بچنے کا، شاعر کہتا ہے۔

صحبت صالح ترا صالح کند
صحبت طالع ترا طالع کند

اور عربی کا شاعر کہتا ہے کہ انسان کے بارے میں نہ پوچھو

بلکہ اس کے ہم نشینوں کے بارے میں دریافت کرو اس لئے کہ ہر شخص اپنے جیسے کی رفاقت اختیار کرتا ہے' یہاں حضرت معاویہ بھی یہی حکم دے رہے ہیں کہ جو لوگ نامی گرامی ہیں ان کے ساتھ بیٹھو تاکہ ان کی عقل و سمجھ اور حلم و بردباری کا تم پر بھی اثر پڑے اور تم بھی اپنے اندر یہ اوصاف حمیدہ پیدا کرسکو۔

مومن کی مروت کا اندازہ اس کی عقل سے ہوتا ہے

۴۔..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا انسان کا جود و کرم اس کا دین اور مروت اس کی عقل اور حسب و نسب اس کے اخلاق کا نام ہے۔

(ش)۔..... یعنی انسان کے دین کا اندازہ اس کے جود و کرم سے ہوتا ہے' جتنا دین ہوگا اتنا ہی کریم اور جواد ہوگا اس لئے کہ اس کا یقین اور اعتماد اللہ تعالیٰ کی ذات پر ہوگا جو اسے بخل سے دور کرے گا' اور عقل و سمجھ کا اندازہ مروت سے ہوتا ہے جتنی عقل و سمجھ کا مالک ہوگا اتنا ہی بامروت اور دوسروں کے حقوق کا

پہچاننے والا ہوگا اور اخلاق کے ذریعہ خاندانی ہونے اور حسب ونسب کا پتہ چلتا ہے' خاندانی شخص کبھی بداخلاق اور بدکردار نہیں ہوتا' اس کا حسب ونسب اسے اعلیٰ اخلاق اختیار کرنے پر ابھارتا ہے اس لئے اپنے اندر ان اوصاف کو پیدا کیجئے۔

۵۔..... حضرت مسروق فرماتے ہیں کہ ہم حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے پاس تھے' انہوں نے حسب نسب کا ذکر کیا اور فرمایا انسان کا حسب اس کے دین سے عبارت ہے اور اصلیت عقل ہے اور مروت حسن اخلاق ہے۔

(ف)۔..... یعنی دین انسان کے حسب ونسب کو چار چاند لگاتا اور عزت کو بڑھاتا ہے اور عقل انسان کے تمام فضائل اور مکارم کے لئے بنیاد اور جڑ کا کام دیتی ہے اور مروت اخلاق حمیدہ اختیار کرنے پر ابھارتی ہے۔

۶۔..... ابو جعفر قرشی نے چند شعر پڑھے جن کا ترجمہ یہ ہے۔

"انسان کا نسب اس کے افعال واعمال کا نام ہے اس لئے تم یہ دیکھ لو کہ تم اپنے حسب نسب کے ساتھ کیا کام کرتے ہو' اور ابن آدم کا حسب اس کا مال ہے اگر مال وافر ہے تو حسب بھی بڑھ جاتا ہے' ابن آدم کے لئے عقل سامان زینت ہے اور عقل علم وادب کو چار چاند لگاتی ہے۔

اصحاب بصیرت ہی عقل والے ہیں

۷۔..... حضرت مجاہد "اولی الایدی والابصار" کے بارے میں فرماتے ہیں ایدی سے قوت اور ابصار سے عقل مراد ہے۔

(ش)۔..... قوت سے مراد یہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کی اطاعت وفرمانبرداری میں خوب طاقتور اور قوی بنے اس میں کسی قسم کی سستی کاہلی اور کمزوری نہ دکھائے' ہر حکم کو بجالائے' نفس چاہے کیسے عذر پیش کرے' دل خواہ کچھ بھی چاہے' نفس امارہ چاہے کتنے عذرلنگ پیش کرے لیکن مومن حکم الٰہی کی ادائیگی اور طاعت ربانی کے سلسلہ میں کسی قسم کی سستی اور کاہلی نہیں برتتا بلکہ طاقتور اور مستعد ہوتا اور ہر حکم کو بجالانے میں پیش پیش رہتا ہے' اور بصیرت سے مراد یہ ہے کہ انسان حق کے پہچاننے اور طاعت خداوندی میں عقل سے کام لے اور اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر دلالت کرنے والی نشانیوں پر غور و فکر کرکے اس کی وحدانیت اور معرفت میں اور آگے بڑھے اور عقل جیسی عطا کردہ نعمت خداوندی سے فائدہ اٹھائے۔

کیا اسلام عقل پر موقوف ہے؟

۸۔۔۔۔۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تمہیں کسی شخص کا اسلام اس وقت تک تعجب میں نہ ڈالے جب تک تم اس کی عقل کی گرفت کا اندازہ نہ کرلو۔

(ش)۔۔۔۔۔ یعنی عقلمند آدمی اللہ تعالیٰ کا مقرب اس کے اوامر کا پابند اور اس کے فرائض کا ادا کرنے والا ہوتا ہے' وہ ہر کام میں اس کے حکم کو دیکھتا اور اس کی مرضی پر چلنے کا طالب ہوتا ہے' انسان کا اسلام اسے اس کی عقل کو صحیح استعمال کرنے پر ابھارتا اور نیکیوں اور طاعات میں لگنے کی دعوت دیتا ہے' اس لئے فرمایا کہ کسی کے ظاہر اسلام کو دیکھ کر دھوکہ میں مت پڑو یہ دیکھ لو کہ اس کی عقل اسے اسلام پر کتنا چلا رہی اور اللہ تعالیٰ کا کتنا مقرب یا معتوب بنا رہی ہے۔

اس کی عقل کیسی ہے؟

۹۔۔۔۔۔ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اپنے کسی صحابی کی عبادت کے

بارے میں اطلاع ملتی تو آپ دریافت فرماتے اس کی عقل کیسی ہے؟ اگر یہ بتایا جاتا کہ وہ عقلمند ہے تو فرماتے کہ تمہارا ساتھی اس لائق ہے کہ منزل مقصود کو پہنچ جائے' اور اگر یہ بتایا جاتا کہ وہ عقلمند نہیں ہے تو فرماتے وہ اس لائق ہے کہ منزل مقصود کو نہ پہنچے۔

(ش)۔..... اس لئے کہ اگر عقل کا مالک ہو گا تو صحیح طریقے سے عبادت کرے گا اور اللہ جل شانہ کے احکامات کو صحیح مقام پر رکھے گا اور دین میں اپنی طرف سے کوئی چیز پیدا نہیں کرے گا بلکہ شریعت کا پابند رہے گا اور اس طرح منزل مقصود کو پہنچ جائے گا اور اللہ تعالیٰ کی تیار کردہ جنت اس کا ٹھکانا بنے گی' لیکن اگر عقل نہ ہوئی تو وہ عبادت میں اپنی مرضی سے ایسی چیزیں داخل کرے گا جن کا شریعت سے کوئی واسطہ نہ ہو گا اور اس طرح بجائے ثواب کمانے کے گناہگار بنے گا اور بجائے قرب خداوندی حاصل کرنے کے اپنی حرکات اور ایجاد بندہ کی وجہ سے جہنم کا مستحق بنے گا اور رضاء الٰہی اور جنت سے دور ہوتا جائے گا۔

لوگ اپنی عقل کی مقدار عزت و رفعت حاصل کرتے ہیں

۱۰..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا لوگ اپنی عقلوں کے درجات کے مطابق ایک دوسرے سے بلند ہوتے اور اللہ جل شانہ کے قرب کے مستحق بنتے ہیں۔

(ش)۔..... عقل اللہ جل شانہ کی ایسی عظیم نعمت ہے کہ وہ لوگوں کو عزت و مرتبہ عطا کرتی ہے اس کی وجہ سے انسان دوسروں سے درجہ اور مرتبہ میں آگے بڑھتا ہے' اسی کی بدولت نیکیاں' اچھائیاں اور عبادت کرکے اللہ جل شانہ کی رضا' خوشنودی اور قرب حاصل کرتا ہے' اس لئے عقل کی قدر کیجئے اور اس عطیہ خداوندی کو اس کے قرب کے حصول اور اخروی درجات کا مستحق بننے کے لئے استعمال کرکے اس کا شکریہ ادا کیجئے۔

لوگ اپنی عقلوں کی مقدار اچھائیاں کرتے ہیں

۱۱..... حضرت معاویہ رحمہ اللہ رسول کرم صلی اللہ علیہ وسلم سے

مرسلا روایت نقل کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا لوگ خیر واچھائیاں اپنی عقول کی بمقدار کرتے ہیں۔

(ش)۔..... انسان میں جتنی عقل ہوگی اتنا وہ اللہ تعالیٰ کا شکرگزار، مطیع اور فرمانبردار بنے گا اور اس انعام ربانی کا شکریہ عبادت اور اچھائیوں کے کرنے کے ذریعہ ادا کرے گا، احسانات ربانیہ کو دیکھ کر وہ ہروقت عبادت وطاعت میں مصروف رہے گا، اس کی عقل وسمجھ اس کو نافرمانیوں اور گناہوں سے بچائے گی، جب کہ بے وقوف اور کم عقل اپنی بے عقلی کی وجہ سے طرح طرح کے گناہوں اور نافرمانیوں میں لگ کر اطاعت خداوندی اور عبادات سے محروم رہتا ہے۔

وہ شخص کامیاب ہوا جسے عقل عطا کی گئی ہو

۱۲۔..... حضرت قاسم بن ابی بزۃ رحمہ اللہ روایت نقل کرتے ہیں کہ بنوقشیر کے ایک صاحب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا ہم زمانہ جاہلیت میں بتوں کو پوجتے اور یہ سمجھتے تھے کہ وہ نفع اور نقصان پہنچاتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا وہ شخص کامیاب ہوا جسے اللہ تعالیٰ نے عقل عطا کی ہو۔

(ش)...... واقعی عقلمند آدمی خیر و شر کو جانتا اور ان میں فرق کرتا ہے' وہ یہ سمجھتا ہے کہ کون خالق اور کون مخلوق ہے اور نفع نقصان کس کے ہاتھ میں ہے' زمانہ جاہلیت میں بھی بہت سے حضرات بتوں اور غیراللہ کی پوجا پاٹ سے پرہیز کرتے اور اسے بے وقوفی گردانتے تھے اس لئے کہ عقل یہ کیسے تسلیم کرلے کہ جسے تم خود اپنے ہاتھ سے بناؤ اور اس بے حس و حرکت کو نفع نقصان پہنچانے والا سمجھو اور جو درحقیقت تمہارا خالق' مالک اور نفع نقصان پہنچانے اور کارخانہ عالم کا چلانے والا ہے اس سے اعراض کرو۔

قیامت میں بدلہ بھی کیا عقل کے بمطابق ملے گا؟

۱۳...... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایک شخص نمازی' زکاۃ دینے' جہاد اور حج و عمرہ کرنے والا ہوتا ہے یہاں تک کہ آپ نے اور دوسرے تمام خیر کے امور کا تذکرہ فرمایا اور فرمایا لیکن قیامت کے روز اسے اس کی عقل کی مقدار بدلہ دیا جاتا ہے۔

(ش)۔..... یعنی اگر عقل کا مالک ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بتلائے ہوئے طریقے کے مطابق عبادات ادا کرے گا تو وہ عبادات واقعۃً اس کے لئے حسنات بنیں گی اور اسے ان پر اجر وثواب ملے گا لیکن اگر اس نے ان عبادات میں دخل در معقولات کرنا شروع کیا اور مسنون طریقہ چھوڑ کر اپنی مرضی اور نفس کے مطابق ان کو کیا تو اسے بجائے اجر وثواب کے گناہ ہو گا اور وہ عذاب کا مستحق ہو گا اس لئے جو شخص جتنا عقلمند ہو گا اتنا زیادہ پابند شریعت ہو گا۔

عقل اللہ تعالیٰ کی سب سے بہترین مخلوق ہے

۱۴۔..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے جب عقل کو پیدا فرمایا تو اس سے ارشاد فرمایا کھڑی ہو جاؤ وہ کھڑی ہو گئی' پھر فرمایا پیٹھ پھیرو' اس نے پیٹھ پھیرلی' پھر فرمایا متوجہ ہو جاؤ وہ متوجہ ہو گئی' پھر فرمایا بیٹھ جاؤ' وہ بیٹھ گئی' اللہ جل شانہ نے فرمایا میں نے تم سے زیادہ افضل' تم سے زیادہ معزز ومکرم اور تم سے زیادہ بہتر اور تم سے زیادہ اچھی مخلوق پیدا نہیں کی' میں تمہاری وجہ سے مواخذہ کروں گا اور تمہاری وجہ سے ہی دوں گا اور تمہاری

وجہ سے ہی عزت دوں گا' اور تمہاری وجہ سے میری معرفت حاصل کی جائے گی اور تمہاری وجہ سے میں عتاب کروں گا' تمہاری وجہ سے ثواب ملے گا اور تمہیں ہی سزا ملے گی۔

(ش)۔..... عقل سے متعلق اکثر احادیث ضعیف اور موضوع ہیں' علامہ ابن القیم فرماتے ہیں کہ عقل سے متعلق منقول تمام احادیث جھوٹی ہیں' اس حدیث میں عقل کا مرتبہ بتلایا گیا ہے کہ وہ سب سے بہترین مخلوق ہے' وہی انسان کو انسان اور بندے کو بندہ بناتی اور عبادت پر ابھارتی ہے' اس کی وجہ سے انسان نیکیاں کر کے جنت کا مستحق بنتا ہے' وہی معرفت خداوندی تک پہنچاتی ہے' اس کے ذریعہ انسان اللہ تعالیٰ کو پہچانتا اور اس کا مطیع و فرمانبردار بندہ بنتا اور سزا یا ثواب کا مستحق بنتا ہے۔

۱۵۔..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام کریب فرماتے ہیں اللہ جل شانہ نے جب عقل کو پیدا فرمایا تو اس سے فرمایا ادھر متوجہ ہو وہ ادھر متوجہ ہو گئی' پھر فرمایا پیٹھ پھیر لو' اس نے پیٹھ پھیر لی' فرمایا اللہ جل شانہ کو سب کچھ بخوبی معلوم ہے پھر بھی وہ فرمائیں گے میری عزت و جلال کی قسم میں تمہیں انہی لوگوں میں پیدا کروں گا جو میرے محبوب ہیں اور میں نے کوئی ایسی مخلوق پیدا نہیں کی جو مجھے تم سے زیادہ محبوب ہو۔

(ش)۔..... واقعی اللہ تعالیٰ عقل و سمجھ اپنے محبوبوں کو عطا فرماتے ہیں' اصل عقل وہ ہے جو مخلوق کو خالق سے ملائے' بندے کو مولیٰ کا بندہ بنائے' وہ عقل عقل نہیں جو انسان کو صرف پیٹ اور دنیا کا غلام بنائے' یہ عقل تو حیوانوں اور چوپایوں میں بھی ہوتی ہے۔

ایمان کے بعد سب سے بہترین نعمت عقل ہے

۱۶۔..... حضرت عبید اللہ نے فرمایا اللہ جل شانہ پر ایمان لانے کے بعد کسی شخص کو عقل سے زیادہ بہتر کوئی نعمت عطا نہیں کی گئی۔
(ش)۔..... ایمان سب سے بڑی نعمت ہے' دنیا کی کوئی نعمت اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی' کسی کو ایمان کی دولت نصیب ہو جائے تو وہ سب سے زیادہ خوش نصیب ہے' اس کے بعد سب سے زیادہ قابل قدر اور عظیم نعمت عقل ہے' عقل مل جائے تو اس سے بڑھ کر اور کوئی دولت نہیں' اسی عقل کی وجہ سے انسان حرام کاری' گناہوں اور نافرمانیوں میں پڑنے سے بچ کر جہنم کی آگ سے نجات پاتا اور جنت اور ابدی نعمتوں کا مستحق بنتا ہے۔
۱۷۔..... حضرت عروۃ نے فرمایا لوگوں کو دنیا میں سب سے بہتر جو چیز عطا کی گئی ہے وہ عقل ہے اور آخرت میں سب سے بہتر جو چیز

عطا کی جائے گی وہ اللہ جل شانہ کی خوشنودی اور رضا ہوگی۔
(ش)۔..... واقعی دنیا میں اسلام کے بعد عقل سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں اور آخرت میں اگر اللہ جل شانہ کی رضا اور خوشنودی نصیب ہو جائے تو اس سے بڑھ کر اور کوئی نعمت نہ ہوگی' اللہ تعالیٰ ہم سب کو عقل کی دولت سے بھی مالا مال فرمائے اور آخرت میں اپنی خوشنودی اور رضا بھی عطا فرمائے۔
۱۸۔..... حضرت حسن فرمایا کرتے تھے انسان کا دین اس وقت تک مکمل نہیں ہو سکتا جب تک اس کی عقل مکمل نہ ہو۔
(ش)۔..... اس لئے کہ دین کا مدار عقل پر ہے اگر عقل ناقص ہے تو دین بھی ناقص رہے گا اس لئے جس کو عقل کی دولت مل جائے وہ بڑا خوش نصیب اور خوش بخت ہے اسے دین کے احکامات بجالانے میں ہر طرح کی کوتاہی سے بچنا چاہئے۔
۱۹۔..... حضرت معاویہ بن قرۃ مرفوع روایت نقل کرتے ہیں کہ لوگ اچھے کام کرتے ہیں اور انہیں قیامت کے روز ان کے اعمال کا اجر ان کی عقلوں کے مطابق ملے گا۔
(ش)۔..... تمام اعمال کا دارومدار نیت پر ہے اگر نیکی اللہ تعالیٰ کی رضاء اور خوشنودی کے لئے کی ہے تو اس پر اجر و ثواب ملے گا' اور اگر دکھاوے اور ریاکاری کیلئے کی ہے تو تمام ثواب برباد

ہو جائے گا' اس لئے عقل مند آدمی اپنی نیکیوں اور اعمال صالحہ کو ریاکاری اور دکھاوے وغیرہ کے ذریعہ کبھی برباد نہیں کرے گا' اس کی عقل اسے نیت درست کرنے پر ابھارے گی تاکہ نیکی برباد اور گناہ لازم نہ ہو۔

سب سے بڑا عالم وہ ہے جو سب سے زیادہ عقلمند ہو

۳۰۔..... ہمام بن یحییٰ کہتے ہیں ہم نے حضرت قتادہ سے پوچھا سب سے زیادہ قابل رشک کون ہے؟ فرمایا وہ جو ان میں سب سے زیادہ عقلمند ہو' ہم نے پوچھا ان میں سب سے بڑا عالم کون ہے؟ فرمایا جو سب سے زیادہ عقلمند ہو۔

(ش)۔..... واقعی عقل بڑی قابل رشک چیز ہے جسے یہ دولت مل جائے وہ قابل غبطہ ہے' ایں سعادت بزور بازو نیست' اللہ تعالیٰ سب کو عقل کامل اور صحیح سمجھ نصیب فرمائے' واقعی سب سے بڑا عالم وہ ہے جو سب سے عقلمند ہو اس لئے کہ عقل علم کی کنجی اور اس کے بہترین استعمال کرنے کا ذریعہ ہے اس لئے کہتے ہیں کہ "یک من علم را دہ من عقل باید"۔

افضل ترین عبادت عقل کے ذریعہ ہوتی ہے

۲۱۔..... حضرت وھب بن منبہ نے فرمایا عقل سے زیادہ بہتر کسی چیز کے ذریعہ اللہ جل شانہ کی عبادت نہیں کی گئی۔

(ش)۔..... عقل انسان کو صحیح عبادت کرنے اور صحیح وقت اور صحیح طریقے سے کرنے کا طریقہ بتاتی ہے اس لئے جس میں جتنی عقل کامل ہوگی وہ اتنا زیادہ بڑا عبادت گزار ہوگا' اللہ تعالیٰ ہم سب کو عقل سلیم عطا فرمائے اور اپنی بہترین عبادت کی توفیق دے۔

۲۲۔..... حضرت یونس بن عبید نے فرمایا تمہیں عالم وقاری سے اس وقت تک فائدہ نہیں پہنچے گا جب تک اس میں عقل نہ ہو۔

(ش)۔..... اس لئے کہ اگر اس میں عقل ہوگی تو وہ تم سے تمہاری عقل کے مطابق کلام کرے گا اور تمہاری حیثیت اور درجہ کے مطابق تمہیں تعلیم دے گا' ورنہ تمہیں اس سے فائدہ کے بجائے نقصان ہی پہنچے گا' اس کا علم تمہارے لئے بوجھ اور مصیبت بنے گا۔

گواہ عقلمند ہی بن سکتے ہیں

۲۳۔..... حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ نے فرمایا آیت (واشہدوا ذوی عدل منکم)(الطلاق-۲) میں عقل والے مراد ہیں کہ گواہ ایسے لوگوں کو بنایا جائے جو عقل و خرد کے مالک ہوں۔

(ش)۔..... اس لئے کہ اگر عقل نہیں تو شہادت کا اہل نہیں' بے عقل بجائے آپ کے لئے شہادت دینے کے الٹا آپ کے خلاف شہادت دے کر آپ کو نقصان ہی پہنچائے گا' اس لئے کہتے ہیں کہ بے وقوف دوست سے عقلمند دشمن زیادہ بہتر ہے اس لئے کہ بے وقوف بے عقل دشمن ناسمجھی میں آپ کو نقصان پہنچائے گا جب کہ عقلمند دشمن کو اس کی عقل آپ کو نقصان پہنچا کر خود نقصان کا نشانہ بننے سے روکے گی۔

۲۴۔..... حضرت اعمش فرماتے ہیں کہ جب حضرت ابراہیم سے یہ کہا جاتا کہ فلاں شخص عالم و قاری بن گیا ہے تو وہ یہ دریافت فرماتے کہ اس میں عقل ہے یا نہیں؟ اگر یہ بتایا جاتا کہ اس میں عقل ہے تو وہ فرماتے میرا خیال ہے وہ خیر کے ساتھ قائم رہے گا۔

(ش)۔..... اس لئے کہ علم کے ساتھ عقل نہ ہو تو عام طور سے

ایسا علم وبالِ جان بنتا اور گمراہ کردیتا یا تکبر میں گرفتار کرکے راندہ درگاہ بنادیتا ہے اور اگر علم کے ساتھ عقل ہو تو پھر اللہ تعالیٰ کی ذات سے یہ امید ہے کہ وہ شیطان اور نفس کے دام میں گرفتار نہ ہوگا۔

اللہ جل شانہ عقلمند کا اکرام فرماتے ہیں

۴۵۔..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے آیت :(قسم لذی حجر) الفجر۔۳' کے بارے میں مروی ہے کہ اس سے عقلمند وسمجھ کا مالک شخص مراد ہے۔

حضرت آدم علیہ السلام کو دین' عقل اور حسن اخلاق عطا فرمایا گیا

۴۶۔..... مکہ کے ایک صاحب حضرت حماد سے مروی ہے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام کو روئے زمین پر اتارا گیا تو حضرت جبریل علیہ السلام ان کے پاس تین چیزیں لے کر آئے:دین' عقل اور حسن اخلاق' اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان تین میں سے کسی ایک کے اختیار کرنے کی اجازت عطا فرمائی ہے' انہوں نے

فرمایا اے جبرئیل میں نے ان میں سے سب سے بہتر کو جنت میں دیکھا تھا اور ہاتھ بڑھا کر عقل کو اپنے سے لپٹا لیا اور باقی دونوں سے کہا تم اوپر چلی جاؤ' انہوں نے کہا ہم تو ایسا نہیں کریں گے فرمایا کیا تم میری نافرمانی کروگی؟ ان دونوں نے کہا ہم آپ کی نافرمانی تو نہیں کریں گے البتہ ہمیں یہ حکم دیا گیا ہے کہ ہم جہاں عقل ہو اس کے ساتھ ہی رہیں' فرمایا چنانچہ وہ تینوں حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آگئیں۔

(ش)-..... واقعی یہ تینوں چیزیں بڑی بنیادی اور اساسی ہیں' اگر انسان میں دین نہیں تو اس کے کسی عمل کا اعتبار نہیں' دین کے بغیر سب چیزیں بے کار ہیں' اور اگر عقل نہیں تو کسی بھی وقت آدمی گمراہ اور تباہ ہو سکتا ہے اور اس کا ہر کام خطرے کی زد میں ہے اور حسن اخلاق دین و عقل کی علامت ہے' دیندار اور عقلمند ہمیشہ خوش اخلاق ہوتا ہے' بداخلاقی اور درشتی ناپسندیدہ ہے۔

۲۷..... حضرت احمد بن عبدالاعلیٰ شیبانی کے ایک شیخ فرماتے ہیں کہ ایک فرشتہ حضرت آدم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا میں آپ کے پاس عقل دین اور علم کو لایا ہوں ان میں سے جسے آپ چاہیں پسند کرلیں' انہوں نے عقل کو پسند کرلیا اور دین اور علم سے فرمایا واپس اوپر چلے جاؤ' ان دونوں نے کہا

ہمیں یہ حکم دیا گیا ہے کہ ہم عقل سے جدا نہ ہوں۔
(ف)۔..... معلوم ہوا کہ سلیم العقل بھی دین سے عاری اور علم سے دور نہیں رہ سکتا اس کی عقل اسے علم حاصل کرنے اور دین کو اختیار کرنے پر مجبور کرے گی۔

عقلمند لوگوں کے ساتھ مدارات ودلجوئی کرتا ہے

۲۸۔..... حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ اللہ جل شانہ پر ایمان لانے کے بعد عقل وخرد کی بنیاد اور اساس لوگوں کے ساتھ حسن سلوک اور مدارات کا اختیار کرنا ہے۔
(ف)۔..... ایمان اور عقل کا تقاضا یہ ہے کہ انسان لوگوں کے دل کو خوش کرے اور ان کی خاطر مدارات اور دل جوئی میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھے' لوگوں کی دل جوئی بھی عبادت اور ان کی دلداری باعث ثواب ہے۔

عقلمند پر لازم ہونے والے حقوق

۲۹۔..... حضرت وھب بن منبہ نے فرمایا حضرت داود علیہ السلام

کی پر حکمت باتوں میں یہ لکھا ہے کہ عقلمند پر یہ لازم ہے کہ وہ چار گھڑیوں (اوقات) سے غافل نہ رہے' ایک وہ گھڑی جس میں اپنے پروردگار سے مناجات کرے' اور ایک وہ گھڑی جس میں اپنے نفس کا محاسبہ کرے' اور ایک وہ گھڑی جس میں اپنے ان بھائیوں کے ساتھ تنہائی میں یکجا ہو جو اسے اس کے عیوب پر مطلع کریں اور اس میں وہ اپنے نفس سے سچ اور صاف صاف بات کرے' اور ایک وہ گھڑی جس میں وہ اپنے نفس کو حلال و جائز لذتوں سے استفادہ کا موقع دے' اس لئے کہ ایسی گھڑی دوسری گھڑیوں کے لئے معاون اور دل میں یکسوئی پیدا کرنے اور اس کی راحت کا ذریعہ بنتی ہے' اور عقلمند آدمی پر یہ لازم ہے کہ تین چیزوں کے علاوہ کسی کے لئے سفر نہ کرے: آخرت کے لئے توشہ کی طلب یا معاش کے حصول یا جائز لذت کے حاصل کرنے کے لئے' اور عقلمند پر یہ بھی لازم ہے کہ وہ اپنے زمانے کو پہچانے' اپنی زبان کی حفاظت کرے اور اپنے کاموں میں متوجہ رہے۔

(ش)۔..... واقعی بڑی پر حکمت باتیں ہیں اس لئے کہ انسان کو اپنے پروردگار کے ساتھ مناجات کے لئے کچھ وقت ضرور مخصوص کرنا چاہئے تاکہ اس کی مناجات سے اپنے دل کو منور اور زبان کو تر کر سکے' اور آئندہ گناہوں سے بچنے کے لئے کسی نہ کسی

وقت اپنے اعمال کا محاسبہ ضرور کرنا چاہئے' تاکہ گناہوں پر ندامت ہو اور آئندہ ان سے بچنا آسان ہو' اور جو نیکیاں نہیں کرسکا ان کے کرنے کی توفیق ملے' مخلص اور بے لوث ساتھی انسان کے لئے نیکیوں پر ابھارنے اور برائیوں پر مطلع کرکے ان سے باز رکھنے کا ذریعہ ہوتے ہیں اس لئے کچھ وقت اس کے لئے بھی ضرور مخصوص کرنا چاہئے' اور کچھ وقت اپنے نفس کو جائز وحلال ضروریات پوری کرنے کے لئے بھی دینا چاہئے تاکہ تمام امور صحیح طریقے سے کرسکے اور نفس کا حق بھی پورا ہو اور عبادت میں بھی دل لگے۔

عقلمند آخرت کی تیاری میں لگتا اور اس کے لئے جدوجہد اور سفر کرتا ہے' یا دنیاوی ضروریات پوری کرنے کے لئے یا جائز اور حلال حاجات کی تکمیل کے لئے' اس کے علاوہ وقت خرچ کرنا لاحاصل اور بے سود ہے' اس سے وقت برباد' پیسہ ضائع اور صحت خراب ہوتی ہے۔

عقلمند آدمی وقت کی قدر کرتا ہے اسے فضول ضائع اور برباد نہیں کرتا' وہ ایک ایک لمحہ عبادت خداوندی' ریاضت اور مجاہدے میں لگاتا ہے' اور زبان جیسی موذی چیز پر کنٹرول رکھتا ہے تاکہ اس اژدھے کے ڈسنے سے بچے' یہ دیکھنے میں بہت چھوٹی چیز

ہے لیکن اس کا جرم بہت بڑا ہوتا ہے' چھری' تیر' تلوار کا گھاؤ تو بھر جاتا ہے لیکن زبان کا زخم ہمیشہ ہرا رہتا ہے' عقلمند اپنے کام سے کام رکھتا ہے' وہ دنیاوی دھندوں اور لایعنی چیزوں میں اپنا وقت برباد نہیں کرتا' وہ ہر وقت اپنے دین اور آخرت کی فکر اور مولیٰ کو راضی کرنے کی تگ و دو میں رہتا ہے۔

لوگوں کی تین قسمیں ہیں

۳۰۔..... حضرت ایوب بن القریۃ نے فرمایا لوگ تین قسم کے ہیں: ا۔ عقلمند' ۲۔ احمق' ۳۔ فاجر۔

عقلمند سے اگر بات کی جائے تو وہ صحیح جواب دیتا ہے' اور وہ اگر گفتگو کرتا ہے تو درست بات کہتا ہے اور اگر سنتا ہے تو اسے محفوظ رکھتا ہے' اور احمق سے اگر بات کی جائے تو وہ جلدبازی کرتا ہے' اور اگر بات کرے تو وہم میں پڑ جاتا ہے' اور اگر کسی برائی پر ابھارا جائے تو اسے کر گزرتا ہے' اور فاسق وفاجر کے پاس اگر تم کوئی امانت رکھاؤ گے تو وہ اس میں خیانت کرے گا اور اگر تم اس کے ساتھ بات چیت کروگے تو وہ تمہارے ساتھ عداوت کرے گا' اور ایوب کے علاوہ ایک اور صاحب نے یہ بھی اضافہ کیا ہے کہ اگر تم اس کے پاس کوئی راز

پوشیدہ رکھنا چاہو گے تو وہ اسے پوشیدہ نہیں رکھے گا۔
(ش)..... واقعی عقلمند آدمی ان اوصاف سے متصف ہوتا ہے اس سے بات کی جائے تو وہ اسے غور سے سن کر اس کا جواب دیتا ہے' اور اگر خود کوئی بات کرتا ہے تو سوچ سمجھ کر صحیح اور درست بات کرتا ہے اور اگر کسی سے کام کی بات سنتا ہے تو اسے پلو سے باندھ لیتا ہے' جب کہ احمق جلدی جلدی بات کرتا ہے' جلد بازی کا شکار ہوتا ہے اور بھول اور وہم میں پڑتا ہے اور ذرا سے اشارے میں برے کام میں لگ جاتا ہے اس لئے کہ گناہوں اور برائیوں سے عقل روکا کرتی ہے جس سے وہ عاری ہے' اور فاسق وفاجر میں دین نہیں ہوتا جو اسے امانت میں خیانت سے باز رکھے' وہ دوسرے کو اپنے سے بہتر دیکھ کر اس سے حقر وحسد کا شکار ہو جاتا ہے اور اس کے پیٹ میں راز راز نہیں رہتا وہ کانوں کا کچا اور پیٹ کا ہلکا ہوتا ہے۔

قرآن کریم عقل والوں کو ڈرانے والا ہے

۳۱۔..... ابو روق حضرت ضحاک سے آیت "لینذر من کان حیا"یس۔۷۰' کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ اس سے عقلمند مراد ہیں۔

(ش)۔..... یعنی یہ قرآن کریم ان لوگوں کو تباہی اور جہنم کی آگ سے ڈراتا ہے جن میں عقل و خرد ہو جو اسے اللہ تعالیٰ کا کلام سمجھ کر اس میں بیان کردہ عذاب سے خائف ہوں۔

عقل کی وجہ سے لوگوں میں فرق مراتب ہوتا ہے

۳۲۔..... حضرت وھب بن منبہ نے فرمایا جیسے درختوں میں پھلوں کے اعتبار سے ایک دوسرے میں فرق ہوتا ہے اسی طرح لوگوں میں عقل کے اعتبار سے فرق مراتب ہوا کرتا ہے۔

(ش)۔..... جی ہاں جس میں جتنی عقل ہوگی وہ اتنا زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے اور آخرت کی فکر کرنے والا ہوگا وہ اتنا زیادہ اللہ تعالیٰ کا مقرب ہوگا' وہ اتنا زیادہ برتر و بالا ہوگا۔

سرداری کا کمال عقل کے کمال میں ہے

۳۳۔..... حضرت قتادہ سے مروی ہے کہ حضرت لقمان نے اپنے بیٹے سے فرمایا بیٹا تم اس بات کو سمجھ لو کہ دنیا و آخرت میں عزت و شرافت اور سرداری کی انتہا و کمال حسن عقل میں ہے' اور یہ یاد رکھو کہ انسان کی عقل جب صحیح ہو تو اس کی وجہ سے اس کے

عیوب پر پردہ پڑجاتا اور برائیوں کی اصلاح ہوجاتی ہے' اور حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ محمد بن عبدالوھاب نے مجھے لکھا کہ میں نے علی بن غنام کلابی سے یہ سنا ہے کہ عامر بن عبد قیس نے فرمایا تمہاری عقل جب تمہیں نامناسب چیزوں سے روک دے تو تم واقعی عقلمند ہو' علی فرماتے ہیں عقل کو عقل اونٹوں کو باندھنے والی رسی عقال کی وجہ سے کہتے ہیں۔

(ش)۔..... واقعی عقل سلیم دنیا و آخرت میں عزت و شرافت کی انتہاء تک پہنچانے کا ذریعہ ہے' اگر عقل سلیم ہو تو اس کی وجہ سے انسان بہت سے گناہوں اور بے عقلی کے کاموں سے بچ جاتا ہے' عقل اس کے عیوب کو ڈھانپ لیتی ہے اور اس کی وجہ سے اس کی برائیوں کی اصلاح ہوجاتی ہے' عقل کو عقل اس لئے کہتے ہیں کہ وہ روکتی ہے جیسے عقال اس رسی کو کہتے ہیں جس سے اونٹوں کے پاؤں باندھے جاتے ہیں تاکہ وہ بھاگ نہ جائیں اسی طرح عقل کو عقل اس لئے کہتے ہیں کہ یہ انسان کو قابو میں رکھتی اور انسانیت کے دائرے سے خارج اور حیوانیت کے دائرے میں داخل ہونے سے بچاتی ہے۔

عقل کی قسمیں

۴۴۔..... حضرت معاویہ نے فرمایا عقل کی دو قسمیں ہیں ایک وہ عقل جو تجربات کی پیداوار ہو اور ایک وہ عقل جو فطری اور طبعی ہو' جب یہ دونوں کسی شخص میں جمع ہوجائیں تو وہ شخص ایسا شخص ہے جس کا کوئی مقابلہ نہیں کرسکتا' اور اگر یہ دونوں الگ الگ ہوں تو ان میں سے فطری عقل زیادہ افضل اور بہتر ہے۔

(ش)۔..... اگر دونوں عقلیں کسی میں یکجا ہوجائیں تو وہ بڑا خوش نصیب ہے' اس کا مقابلہ کوئی نہیں کرسکتا لیکن اگر دونوں نہ ہوں تو پھر وہ شخص زیادہ بہتر ہے جس میں فطری عقل و سمجھ ہو۔

۴۵۔..... حضرت عبید اللہ بن سعد فرماتے ہیں میں نے اپنے والد کو ان کے والد سے نقل کرتے ہوئے سنا فرمایا کسی عربی سے عقل کے بارے میں پوچھا گیا تو اس نے کہا وہ عقل جس کی امانت تجربوں سے کی گئی ہو۔

(ش)۔..... یعنی فطری عقل کے ساتھ تجربات سے سے حاصل ہونے والی کیسی عقل بھی ہو اگر دونوں مل جائیں تو سونے پر سہاگہ اور نعمت عظیمہ ہے۔

عقلمند وہ ہے جس کا حلم و بردباری جہالت پر غالب ہو

ابراہیم بن اسحاق بن ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن طلحہ بن عمر بن عبیداللہ تیمی نے فرمایا میں نے حضرت ورد بن محمد نصرویہ سے (جو ایک سو بیس سال کے ہوگئے تھے) پوچھا عقل کس چیز کا نام ہے؟ فرمایا انہوں نے فرمایا' اس بات کا کہ تمہارا حلم و بردباری تمہاری جہالت اور خواہشات پر غالب آجائے۔

(ش)۔..... انسان میں عقل اس درجہ کی ہو کہ جو اس کی جہالت اور خواہشات نفس پہ کنٹرول اور قابو کرے اور اس میں حلم و بردباری ایسی ہو جو اس کو جہالت کی وادی میں نہ گرنے دے اور خواہشات کا غلام بننے سے روکے۔

۳۷۔..... حضرت سفیان بن عیینہ نے فرمایا انسان کی عقل کا اندازہ اس کی باتوں سے مت لگاؤ بلکہ اس کی عقل کو اس کے کاموں سے جانچو۔

(ش)۔..... اس لئے کہ ہر شخص زبان سے میٹھا اور عقلمند بننے کی کوشش کرتا ہے' کوئی بھی یہ نہیں چاہتا کہ لوگ اسے بے وقوف اور کم عقل کہیں' ہر شخص تیس مار خان بننا چاہتا ہے البتہ اعمال

اور کرتوت عقل کی حقیقت کا پردہ چاک کر دیتے ہیں ' اگر عقل مند ہو گا تو خوف خدا کی وجہ سے کبھی بے اعتدالی نہیں کرے گا اور ہر کام کرنے سے پہلے حکم خداوندی کو پیش نظر رکھے گا۔

عقلمند وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے حکم کو سمجھے

۳۸۔..... حضرت وکیع بن الجراح فرمایا کرتے تھے کہ عقلمند وہ ہے جو اللہ جل شانہ کے حکم کو سمجھے ' عقل اس کا نام نہیں کہ انسان دنیا بنانے کی فکر ہی میں لگا رہے۔

(ش)۔..... جی ہاں عقلمند اور مسلمان ہر کام کرنے سے پہلے یہ دیکھتا ہے کہ اس سلسلہ میں حکم الٰہی کیا ہے؟ کیا اللہ تعالیٰ اس کام کو پسند فرماتے ہیں؟ کیا اس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل ہوگی؟ اگر وہ یہ سمجھتا ہے کہ اس وقت اللہ تعالیٰ مجھ سے اس کے طالب ہیں تو وہ اس کام کو کرتا ہے ورنہ اس سے دور بھاگتا ہے ' اور عقلمند کبھی یہ نہیں کر سکتا کہ دنیا بنانے کی فکر میں لگا رہے اور آخرت سے غافل ہو یا دنیا بنانے کے لئے آخرت کو خراب کرے۔

۳۹۔..... حضرت صالح بن عبدالکریم فرمایا کرتے تھے کہ اللہ جل شانہ نے بندوں کے تمام امور کی جڑ اور بنیاد عقل کو اور ان کے لئے دلیل علم کو اور ابھارنے والا عمل کو اور اس پر قوت وطاقت بہم پہنچانے والا صبر کو بنایا ہے۔

(ش)۔..... واقعی عقل تمام امور کی جڑ اور بنیاد ہے' اور ان کے لئے مشعل راہ علم کو بنایا عمل کو ان کا ڈرائیور اور منزل مقصود تک پہنچانے والا بنایا اور صبر ان تمام چیزوں کے کرنے کی قوت بہم پہنچاتا ہے' اس کی وجہ سے مصائب و تکالیف برداشت کرنا آسان ہو جاتا ہے۔

عقل تجربات کا نام ہے

۴۰۔..... حضرت حکم بن عبداللہ الازرق نے فرمایا اہل عرب کہا کرتے تھے کہ عقل تجربات کا اور حزم واحتیاط سوء ظن (بدگمانی) کا نام ہے' فرمایا حضرت اعمش نے فرمایا کیا تم نہیں دیکھتے کہ انسان جب کسی چیز کے بارے میں بدگمانی رکھتا ہے تو اس سے بچتا ہے۔

کسی حکیم و دانا سے پوچھا گیا کہ عقلمند ادیب کون ہے؟

انہوں نے فرمایا وہ سمجھدار جو زبردستی غافل بننے والا ہو۔
(ش)۔..... واقعی تجربات عقل سکھاتے ہیں اس لئے کہا گیا ہے کہ تجربہ کار سے پوچھ حکیم سے مت پوچھو' تجربات انسان کی عقل کو چار چاند لگاتے ہیں' اور انسان دوسری چیزوں کے بارے میں بدظنی کی وجہ سے ان سے محتاط رہتا ہے اس لئے گناہوں اور معاصی سے ڈریئے اور دنیا اور اس کی نعمتوں سے بدگمانی رکھئے تاکہ ان میں گرفتار ہو کر خدا کو نہ بھول بیٹھیں' اور واقعی عقلمند عالم وہ ہے جو بڑا سمجھدار ہو اور دنیا اور اس کی لذات و خواہشات کی طرف سے زبردستی غافل بننے والا ہو تاکہ ان کے دام میں گرفتار نہ ہو۔

تین صفات نیکی کی علامت ہیں

۴۱۔..... حضرت ضحاک بن مزاحم فرمایا کرتے تھے مجھے کسی شخص کی نیکی کے بارے میں جب اطلاع ملتی ہے تو میں اس کی نیکی پر اس وقت تک یقین نہیں کرتا جب تک تین باتوں کے بارے میں سوال نہ کرلوں اگر وہ پوری ہوتی ہیں تو میں اس کی نیکی کو پورا سمجھتا ہوں اور اگر ان میں سے کوئی چیز کم ہو تو وہ اس کی نیکی میں

ایک عیب شمار ہوتی ہے، میں اس کی عقل کے بارے میں دریافت کرتا ہوں، اس لئے کہ احمق خود بھی ہلاک ہوتا ہے اور بہت سے لوگوں کو بھی ہلاک کرتا ہے، وہ مجلس کے پاس سے گزرتا ہے اور لوگوں کو سلام نہیں کرتا جب اس سے سلام نہ کرنے کی وجہ پوچھی جائے تو وہ کہتا ہے کہ یہ دنیادار لوگ ہیں، وہ پڑوسیوں کی عیادت نہیں کرتا، اس سے جب اس کا سبب پوچھا جائے تو وہ کہتا ہے کہ یہ دنیا دار ہیں، اس کی وجہ سے وہ جنازے کے ساتھ نہیں جاتا وہ اپنے والد کے کھانے کو ٹھنڈا ہونے دیتا اور اس طرح ان کا نافرمان بن جاتا ہے۔

اور میں ایسی نعمت عظیم جس سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں ہوسکتی یعنی اسلام کے بارے میں سوال کرتا ہوں، اگر وہ نعمتوں کو صحیح طریقے سے استعمال کرتا ہے اور بدعات، زیغ وگمراہی کا شکار نہیں ہوتا تو فبہا، ٹھیک ہے ورنہ میں اس کا اس کے سوا کسی اور چیز میں بھی اعتبار نہیں کرتا، اور میں اس کی کمائی کے بارے میں سوال کرتا ہوں کہ کمائی کا ذریعہ کیا ہے اگر اس کا کمائی کا کوئی ذریعہ نہ ہو تو میں اس کے بارے میں بے خطر نہیں رہتا اور میں اس کے خلاف ہوجاتا ہوں اس سے بھی زیادہ جتنی اس سے اس

کی موت قریب ہے۔

(ش)۔..... جی ہاں دین صرف ظاہری عبادت کے اختیار کرنے کا نام نہیں' دین ایک مجموعہ کا نام ہے جس میں وہ پایا جائے گا وہ بڑا دیندار ہوگا' اگر عقل کا مالک تو ایسا شخص کسی بھی وقت تباہ ہو سکتا ہے' اسی طرح جو شخص دین اسلام پر صحیح طریقے سے عمل کرے گا اس میں بدعات وغیرہ داخل نہیں کرے گا وہ نیک صالح کہلائے گا' اگر کوئی شخص نیکی کا دعوے دار ہے لیکن دوسروں پر بوجھ بنتا ہے تو وہ بھی کامل و مکمل نیک نہیں وہ کسی وقت بھی بھٹک سکتا ہے اور اس کے پیٹ میں پڑنے والے دوسروں کے ٹکڑے کسی بھی وقت اس کی نیکی کو ختم کر سکتے ہیں اس لئے عبادت اور طاعت کے ساتھ رزق حلال کمانے کی بھی سعی کرنا چاہیے۔

۴۲۔..... حضرت میمون بن مہران نے فرمایا ایک رات حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے ہم نشین جب ان کے پاس سے اٹھ گئے تو میں نے ان سے عرض کیا اے امیرالمومنین آپ اس عبادت اور ان امور پر التزام کس طرح کرتے ہیں؟ رات کے ابتدائی حصے میں آپ لوگوں کی حاجت روائی میں مصروف ہوتے ہیں' درمیان رات میں اپنے ہم نشینوں کے ساتھ ہوتے ہیں اور

رات کے آخیر حصے میں اللہ جانے آپ کیا کرتے ہوں گے؟ فرمایا یہ سن کر انھوں نے مجھے جواب دینے سے اعراض کیا اور میرے کاندھے پر ہاتھ مار کر فرمایا اے میمون میں نے لوگوں کی ملاقات کو ان کی عقلوں کے لئے قلم لگاتا پایا ہے۔

حکمت کی باتوں میں غور کرنا عقل کو بڑھاتا ہے

۴۳۔..... حضرت مقاتل بن حیان نے فرمایا پر حکمت باتوں میں غور و فکر عقل کو فائدہ پہنچاتا ہے۔

۴۴۔..... حضرت صدقہ بن عبداللہ دمشقی نے فرمایا علماء یہ فرمایا کرتے تھے کہ کسی عقلمند کے لئے یہ مناسب نہیں کہ وہ اپنی کسی رائے پر بھروسہ کرے جب تک اس کا اپنے سمجھدار بھائیوں کی رائے سے موازنہ نہ کرلے' فرمایا یہ کہا جاتا تھا کہ ایک عقل کے ذریعہ کسی چیز کے استعمال کا طریقہ نہیں معلوم ہو سکتا' فرمایا یہ کہا جاتا تھا کہ کسی بات پر دو عقلوں کا مل جانا ایک منفرد عقل سے زیادہ نافع اور مفید ہے۔

(ش)۔..... اسلام خود رائی اور خود ستائی سے روکتا' اسلام تعلیم دیتا ہے کہ مسلمان باہمی مشورہ اور اتفاق سے کام کریں' ایک شخص سے غلطی ہو سکتی ہے' لیکن اجتماعیت اور اتفاق میں برکت اور غلطی سے بچنے کا راستہ ہے' اس لئے حکیمانہ باتوں سے اپنی عقل کو پختہ کیجئے اور خود روی سے بچئے اور عقلمندوں سے مشورہ کرتے رہئے تاکہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کے مستحق بنیں اور غلطی خطا سے بچیں۔

اتفاق آراء کی فضیلت

۴۵۔..... حضرت سفیان نے فرمایا کہا جاتا تھا کہ جماعت کی آراء وعقول کا اجتماع مشکل امور کو آسان کرنے والا ہے۔

(ش)۔..... جی ہاں اجتماعیت میں برکت ہے' اس لئے اجتماعیت اختیار کرنا چاہئے تاکہ مشکلات آسان ہوں اور نظام صحیح صحیح چلتا رہے اور خود رائی اور اعجاب نفس سے بھی بچا جاسکے۔

۴۶۔..... حضرت ابن ابی الزناد نے فرمایا بعض حکماء سے مروی ہے کہ کسی عقلمند کے لئے یہ مناسب نہیں کہ اپنی عقل کو ہر چیز میں غور و فکر کے لئے استعمال کرے جس طرح اپنی تلوار کو ہر چیز

کے مارنے کے لئے استعمال نہیں کیا جاتا۔

(ش)۔..... نہایت غور و فکر اور احتیاط سے کام لینا چاہئے اور فضول اور لایعنی چیزوں میں اپنا وقت ضائع کرنے سے بچنا چاہئے' متفرقات اور ہر چیز میں دخل اندازی اور ہر چیز میں گھسنا انسان کو بہت سے ضروری امور سے روک دیتا ہے' اس لئے اپنی عقل' قوت طاقت اور فراغت کو دینی امور اور آخرت میں فائدہ پہنچانے والی چیزوں کے لئے فارغ رکھنا چاہئے۔

انسان کو مرتبہ اور فضیلت عقل سے ملتی ہے

۷۴۔..... محمد بن یحییٰ کہتے ہیں ہم نے حضرت ضحاک بن مزاحم سے کہا اے ابو القاسم فلاں شخص کتنا بڑا عابد و زاہد اور متقی' پرہیزگار اور قاری و عالم ہے' انہوں نے دریافت فرمایا اس میں عقل کیسی ہے؟ کہتے ہیں ہم نے کہا کہ ہم تو آپ کے سامنے اس کی عبادت' تقویٰ و پرہیزگاری اور عالم و قاری ہونے کا تذکرہ کر رہے ہیں اور آپ یہ پوچھ رہے ہیں کہ ان میں عقل کیسی ہے؟! انہوں نے فرمایا تم بھی عجیب ہو بے وقوف اپنی حماقت کی وجہ سے وہ کچھ کر گزرتا ہے جو فاسق و فاجر اپنے فسق و فجور کی وجہ سے نہیں

کر پاتا۔

(ش)۔..... یہ حقیقت ہے کہ اگر عقل نہ ہو تو انسان کسی بھی وقت راہ راست سے بھٹک سکتا ہے' جیسے علم راہنمائی کا کام کرتا اور راستے پر صحیح چلنے کو آسان بناتا ہے اسی طرح عقل انسان کے علم و عمل کو قابو اور اس کو کنٹرول میں رکھتی ہے' عقل نہ ہو تو انسان نمعلوم کیا کیا گل کھلاتا اور کہاں سے کہاں پہنچ جاتا ہے۔

حلم و بردباری عقل کی بنیاد ہے

۴۸۔..... اکثم بن صیفی کہتے ہیں حلم و بردباری عقل کی بنیاد اور ستون ہے اور تمام امور کا نچوڑ صبر ہے اور امور میں سب سے بہتر امر عقل کا دور اندیشی سے کام لینا ہے اور کہا جاتا ہے کہ دوستی خیال رکھنے کا نام ہے۔

(ش)۔..... واقعی حلم و بردباری عقل کی بنیاد اور اساس ہے' حلم و بردباری انسان کو عقل سے فائدہ اٹھانے اور صحیح سوچ وبچار سے کام لینے کی ترغیب دیتی ہے' بہت سی مرتبہ بردباری نہ ہونے کی وجہ سے انسان عقل سے کام نہیں لے پاتا اور نقصان اٹھاتا ہے' اور صبر تمام کاموں کے لئے آسان کرنے کی کنجی ہے' صبر سے

پریشانیاں دور کی جاتی ہیں' اللہ تعالیٰ کی رحمت صبر کرنے والوں کے ساتھ ہوتی ہے' قرآن کریم اور احادیث نبویہ نے مختلف مقامات پر صبر کرنے کی تعلیم دی اور تلقین کی لہٰذا ہمیشہ صبر سے کام لیجئے اور اللہ تعالیٰ سے اس دولت کو طلب کیجئے وہی صبر کی توفیق دیتا ہے' اور عقل سے کام لے کر عاقبت پر نظر رکھنا سب سے بڑی بات ہے کہ اس کی وجہ سے انسان بعد کی شرمندگی' ناکامی و رسوائی اور پچھتاوے سے بچتا ہے' دوسرے کی خبر گیری رکھئے' ان کی ضروریات و حاجات کا خیال رکھیں' اس کی دلی دوستی کے مستحق بنیں گے اور وہ آپ کے غلام بے دام ہوں گے۔

۴۹۔..... حضرت عبداللہ نے فرمایا لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آجائے گا کہ جس میں لوگوں سے ان کی عقلیں چھین لی جائیں گی یہاں تک کہ تمہیں ایک بھی عقلمند نظر نہیں آئے گا۔

(ش)۔..... جب دنیا کی محبت دل میں جاگزین ہو جائے اور خوف خدا نکل جائے اور انسان گناہوں اور نافرمانیوں میں مست ہو جائے تو عقل خبط ہو جاتی ہے' گناہ عقل پر پردہ ڈال دیتے ہیں' اور انسان حیوانوں کی صف میں کھڑا ہو جاتا ہے اس لئے توبہ

واستغفار کیجئے اور گناہوں سے کنارہ کش رہئے اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے رہئے کہ وہ ایسی حالت سے محفوظ رکھے اور اشرف المخلوقات ہونے کے ناطے جو اعزاز بخشا ہے وہ کبھی نہ چھنے۔

آخری زمانے میں عقل کیسی ہوگی؟

۵۰۔..... حضرت ابو امامہ زکریا بن نافع فرمایا کرتے تھے عقل سے کام لیا کرو اس لئے کہ میرے خیال میں عقل رفوچکر ہوگئی ہے۔

(ف)۔..... عقل انسان کو انسان کے دائرے میں رکھتی اور مخلوق کو صرف اور صرف خالق کا غلام بنا کر بجائے دنیا آباد کرنے اور اس سے دل لگانے کے آخرت کو آباد کرنے اور مولیٰ سے لو لگانے کا درس دیتی ہے لیکن لوگ آج دنیا میں ایسے غرست اور خوف خدا سے ایسے عاری ہوگئے ہیں کہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ گویا عقل سے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں' حیوانوں کی طرح صرف خواہشات پوری کرنے اور عارضی گھر کو بنانے سنوارنے میں مست ہیں۔

۵۱۔..... حضرت سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت وھب رحمہ اللہ نے فرمایا یہ ایک ایسا دور ہے کہ اس میں

انسان سوچ سمجھ کر عقل سے بات کیا کرے۔

(ش)۔..... یعنی فتنوں اور ابتلاءات کا دور ہے ہر شخص دنیا میں مگن ہے کسی کو اتنی فرصت نہیں کہ عقل سے کام لے کر اپنے مرتبہ اور مقام اور فریضہ اور ذمہ داری کو سمجھے جس کے دل میں جو آتا ہے کرگزرتا ہے، منہ میں جو آیا بک دیا، اس لئے ایسے پر آشوب دور میں انسان کو بہت احتیاط کرنا چاہئے اور عقل و خرد اور ہوش سے کام لینا چاہئے۔

۵۲۔..... علی بن زید نے فرمایا خلیفہ عبدالملک بن مروان کے دور میں ایک شخص لوگوں کے سامنے اچھی باتیں کرتا تھا پھر جب لوگ اس کی طرف ہمہ تن گوش ہو جاتے تو کوئی گڑبڑ سی بات کردیا کرتا، کسی نے اس سے اس کی وجہ پوچھی تو اس نے کہا یہ زمانہ بتکلف احمق بننے کا ہے۔

(ش)۔..... یعنی جب تک ایسا نہ کرو تو لوگوں کو مزہ ہی نہیں آتا، لوگ صرف صحیح صحیح اور علمی اور عقل و سمجھ کی باتیں سن کر تنگ دل ہو جاتے ہیں، حال ہی کچھ اس طرح کا ہو گیا ہے کہ ہر شخص یہ چاہتا ہے کہ چٹپٹی اور انوکھی سی دل کو خوش کرنے والی بات سننے کو ملے، اس لئے دل کے نہ چاہنے کے باوجود ایسا کرنا اور احمقوں

کی صف میں کھڑا ہونا پڑتا ہے۔

۵۳۔..... حضرت سفیان فرمایا کرتے تھے کہ لوگوں پر ایک ایسا دور آئے گا کہ اس میں صرف وہی نجات پائے گا جو بتکلف زبردستی احمق بنے اور ابو جعفر قرشی نے اس سلسلہ میں اشعار کہے ہیں جن کا ترجمہ یہ ہے۔

"میں ایک ایسے عجیب زمانے کو دیکھ رہا ہوں جس کے اکثر رہنے والوں نے اسے بے وقوف بنادیا ہے' اور اس کی وجہ سے ہر عقلمند بدبخت بن جاتا ہے' اس کی ٹانگیں اوپر اور سر نیچے ہو گیا اور نچلے حصے کے اوپر ہونے کی وجہ سے اوپر کا حصہ نیچے ہو گیا ہے"۔

(ش)۔..... یعنی لوگوں کی اکثریت احمقوں کی ہوگی اور وہ اپنے جیسے آدمی ہی کو پسند کریں گے اور ان کے ساتھ وہی خوش رہ سکے گا جو ان کی ہاں میں ہاں ملائے اور ان جیسی حرکتیں کرے اور باوجود عقل و سمجھ کا مالک ہونے کے بتکلف بے وقوف و بے عقل بن کر ان کے ساتھ گزارہ کرے' ایسے دور میں عقل و خرد کا مالک بڑا پریشان' تنگ دل اور آزردہ خاطر ہوتا ہے اور تمام امور اور معاملات اور اقدار الٹ پلٹ ہو کر رہ جاتی ہیں

عقلمند کی گفتگو شہد سے زیادہ شیریں ہوتی ہے

۵۴۔..... حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا عقلمند آدمی سے بات کرنا مجھے سنگریزے والی زمین رصانہ نامی جگہ کے شہد ملے شیریں پانی سے زیادہ پسند ہے' علی بن الحسن کہتے ہیں عبیداللہ بن نازل نے مجھے حضرت سفیان سے یہ بھی نقل کر کے سنایا کہ جب زیاد کو یہ بات پہنچی تو انہوں نے فرمایا کیا بات اسی طرح ہے واقعی مجھے تو وہ زیادہ پانی والے چشمے کے پانی سے زیادہ محبوب ہے۔

(ش)۔..... اس لئے کہ چشمہ کا شہد ملا پانی جسم میں جلدی سرایت کر کے رگ و پے کو سیراب اور دل کو خوش کرتا ہے' اس سے وقتی لذت اور سرور حاصل ہوتا ہے لیکن عقلمند کی ہر ہر بات دل کو خوش کرتی اور آخرت کو بناتی ہے اور اس کی باتوں سے صرف وقتی اور جسمانی ہی نہیں بلکہ اخروی اور روحانی فائدہ بھی ہوتا ہے جو مومن کے لئے دنیا کی تمام نعمتوں' آسائشوں اور لذات سے برتر و بالا اور افضل و اعلیٰ ہے۔

عقلمند اور نیک صالحین سے علم حاصل کرنا چاہئے

۵۵۔..... حضرت شعبی نے فرمایا یہ علم دین وحدیث ان لوگوں سے حاصل کیا جاتا تھا جن میں دو باتیں پائی جائیں۔ عقل اور زہد وتقویٰ پھر یا تو صرف عابد وزاہد ہوگا عقلمند نہ ہوگا یا عقلمند ہوگا لیکن عابد نہ ہوگا تو تم اس سے یہ علم حاصل مت کرو اس لئے کہ یہ ایک ایسی چیز ہے جسے عقلمند عابد زاہد ہی حاصل کرسکتے ہیں' شعبی فرماتے ہیں اب تو میں یہ دیکھ رہا ہوں کہ آج اسے وہ لوگ حاصل کررہے ہیں جن میں ان میں سے ایک چیز بھی نہیں نہ عقل ہے نہ عبادت نہ ریاضت۔

(ش)۔..... جی ہاں پہلے زمانے میں علماء عقل وخرد کے بھی مالک ہوتے تھے اور عبادت وتقویٰ میں بھی کمال کو پہنچے ہوتے تھے اگر صرف عقلمند ہوتا عابد نہیں ہوتا یا صرف عابد وزاہد ہوتا عقلمند نہ ہوتا تو وہ آخرت کی مسئولیت اور اس کے مرتبہ کے حق ادا کرنے سے قاصر ہونے کی وجہ سے اس کا ارادہ ہی نہیں کرتا تھا' استفادہ اور افادہ عقلمند خداترس زاہدوں ہی سے ہوسکتا ہے لیکن آج لوگوں کو سوچنے اور اپنے کو سمجھنے کی فرصت ہی نہیں' مسئولیت کا

احساس اور خوف خدا ہی نہیں رہا' اس لئے آج ہر شخص یہ چاہتا ہے کہ اس مرتبہ تک پہنچ جائے خواہ اس کا اہل ہو یا نہ ہو' خواہ عقل و سمجھ کا مالک ہو یا نہ ہو۔

عقلمند وہ ہے جو خیر کے کام کرے اور بری باتوں سے بچے

۵۶۔..... حضرت سفیان بن عیینہ فرماتے ہیں عقلمند وہ نہیں جو خیر و شر کو جانتا ہو بلکہ اصل عقلمند وہ ہے جو خیر کو پہچان کر ان کاموں کو کرے اور شر کو جان کر ان سے دور رہے۔

(ش)۔..... خیر و شر کا صرف جانتا کافی نہیں بلکہ عقل کا تقاضا یہ ہے کہ آپ جسے خیر اور اچھا سمجھتے ہیں اسے کریں اس وصف سے متصف ہوں اور جسے برا سمجھتے ہیں اس سے دور رہیں اور اس کا ارتکاب کرنے سے بچیں یہی عقل و خرد کا تقاضا' مومن کا شیوہ اور مسلمان کا امتیازی وصف ہے۔

۵۷۔..... حضرت عروۃ نے فرمایا عقلمند انسان وہ نہیں جو گناہ یا مصیبت میں گرفتار ہو کر اس سے خلاصی پائے بلکہ اصل اور واقعی

عقلمند وہ ہے جو پر خطر اور موذی امور سے بچے تاکہ ان میں گرفتار نہ ہو۔

(ش)۔..... عقل کا تقاضا یہ ہے کہ کنویں میں اترنے سے پہلے وہاں سے باہر آنے کا راستہ معلوم کرے' تباہی میں گرفتار ہونے سے قبل اپنے کو اس سے دور رکھے' گناہ کے ارتکاب سے پہلے ہی ان سے کنارہ کش رہے' انسان وہ ہے جو پہلے سے محتاط رہے اور گناہ کے قریب بھی نہ پھٹکے کہ پھر کف افسوس ملنا اور نادم و شرمندہ ہونا پڑے۔

قول کے بجائے فعل اصل اعزاز و منزلت ہے

۵۸۔..... ایک قریشی کہتے ہیں ہم سلیمان بن عبدالملک کے پاس تھے ایک صاحب نے گفتگو شروع کی تو سلیمان نے اس کی عقل وخرد کا اندازہ لگانا چاہا تو وہ الٹا نکلا سلیمان نے فرمایا عقل کے ہوتے ہوئے بہت بات کرنا دھوکہ بازی ہے' اور گفتگو سے عقل کا زیادہ ہونا بھی عیب کا ذریعہ ہے اس سے بہتر یہ ہے کہ دونوں میں

سے ہر ایک دوسرے کا معین ومددگار ہو۔

۵۹۔..... حضرت حسن نے فرمایا فعل پر قول کا بڑھنا عیب ہے' اور فعل کا قول پر بڑھ جانا اعزاز اور شرافت ہے۔

(ش)۔..... عقل کا تقاضا یہ ہے کہ انسان ہر وقت اور موقعہ بے موقعہ بک بک نہ کرے بلکہ صرف ضرورت اور کام کی بات پر اکتفاء کرے' نہ خود دھوکہ میں پڑے نہ دوسروں کو دھوکے میں ڈالے' اور عقل کے باوجود موقعہ پر لوگوں کی اصلاح نہ کرنا' ان کو ان کے فائدے کی بات نہ بتانا عیب ہے' اصل کمال یہ ہے کہ عقل وگفتگو دونوں وقت اور موقعہ کی مناسبت اور ضرورت کے مطابق ہوں' انسان کو صرف باتوں پر ہی اکتفاء نہیں کرنا چاہئے یہ عیب ہے کمال اور شرافت یہ ہے کہ انسان قول کے بجائے عملی طور سے کرکے دکھائے صرف زبانی جمع خرچ پر اکتفاء نہ کرے۔

جاہل آدمی لوگوں میں اجنبی ہوتا ہے

۶۰۔..... بنوہاشم کے آزاد کردہ غلام محمد بن رجاء نے فرمایا ایک خلیفہ نے اپنے ہم نشینوں سے پوچھا اجنبی کون ہے؟ اس کے جواب میں کسی نے کچھ کہا کسی نے کچھ' ان خلیفہ نے کہا جاہل

اجنبی ہوا کرتا ہے کیا تم نے شاعر کے یہ اشعار نہیں سنے۔

"عقلمند بڑے مرتبے والا شمار ہوتا ہے خواہ وہ اپنے افعال کے لحاظ سے بڑے درجہ والا نہ بھی ہو' وہ اگر کسی جگہ میں چلا جائے تو اپنی عقل کے بل بوتے پر وہاں جگہ بنالیتا ہے' اور عقلمند کسی بھی شہر میں جاکر اجنبی نہیں بنتا۔

(ش)۔..... واقعی جاہل اپنے شہر' اپنے علاقے اور اپنے گھر تک میں اجنبی اجنبی سا ہوتا ہے' نہ کسی کو فائدہ پہنچا سکتا ہے اور نہ خود کسی سے فائدہ اٹھاتا ہے جب کہ عقلمند اپنی عقل و خرد سے کام لے کر لوگوں کو اپنا گرویدہ بناتا اور جس جگہ جاتا ہے وہاں گھل مل کر لوگوں میں اپنا مقام بنالیتا ہے۔

۷۱۔..... حضرت فرقد سبخی نے فرمایا میں نے بعض کتابوں میں پڑھا ہے کہ عقلمند سے کہہ دو کہ اس کی عقل اس کو فائدہ پہنچانے سے کس طرح عاری رہتی ہے جب کہ وہ بچشم خود دیکھ رہا ہے کہ موت بھائیوں کو چھین رہی ہے۔

(ش)۔..... واقعی عقلمند آدمی ہر وقت یہ سوچتا ہے کہ وقت ضائع نہ ہو' موت آنے سے پہلے مرنے کی تیاری کرلے اور دوسروں کی موت سے اپنے لئے سامان عبرت بنائے اور دنیاوی زندگی میں ہی

آخرت کے لئے مستعد اور تیار ہو جائے' ویسے بھی عقلمند کے لئے اشارہ کافی ہوتا ہے' دنیا کے مصائب' آفات' بلایا اور پریشانیاں واعظ پروردگار ہیں جو انسان کو لمحہ بلمحہ متنبہ اور خبردار کرتی رہتی ہیں۔

انقلابات عالم واعظ رب ہیں دیکھو
ہر تغیر سے صدا آتی ہے فافہم فافہم

عقل کے بغیر علم میں کوئی خیر نہیں

۶۴۔..... حضرت محمد بن اسحاق نے فرمایا فلاں صاحب (شیخ کی کتاب سے ان صاحب کا نام مٹ گیا) نے فرمایا عقلمند پر تعجب ہے کس طرح وہ پرسکون رہتا ہے جب کہ اسے جھنجوڑا جاتا رہتا ہے اور وہ مامون کس طرح رہتا ہے کہ اسے ڈرایا جاتا ہے۔

(ش)۔..... واقعی مصائب و آفات انسان کو وقتاً فوقتاً جھنجوڑتے رہتے ہیں' اس کے باوجود بھی اگر آنکھیں نہ کھلیں اور عبرت حاصل نہ ہو تو ایسے شخص کی عقل میں فتور ہے' گناہوں وغیرہ پر وعیدیں اور سزائیں جاننے کے بعد بھی انسان بے خوف و خطر اور اطمینان و سکون سے رہے یہ جہالت و کم عقلی ہے۔

۶۳......حضرت شعبی فرمایا کرتے تھے عقل کے بغیر علم میں کوئی خیر نہیں اس لئے کہا گیا ہے اللہ تعالی کے یہاں حلیم وبردبار جیسا درجہ کسی کا نہیں۔

(ش)۔.... واقعی عقل کے بغیر علم انسان کے لئے وبال بن جاتا ہے انسان اس سے فائدہ اٹھانے کے بجائے نقصان اٹھاتا ہے اس لئے علماء کے لئے عقل کی اور زیادہ ضرورت ہے تاکہ حکمت کے ساتھ لوگوں کو وعظ ونصیحت کریں اور علم کو اپنے لئے تکبر وبڑائی کا ذریعہ نہ بنائیں بلکہ اپنی ذمہ داریوں اور منصب کو سمجھیں اور لوگوں کو کفروشرک اور گمراہی کے تاریک گڑھوں سے نکال کر علم کے نور سے منور کریں' اللہ تعالی کو حلیم وبردبار بہت پسند ہے اس لئے کہ یہ اس کے عقلمند اور سمجھدار ہونے کی علامت ہے' عقل انسان کو بردباری اختیار کرنے کا درس دیتی ہے اور اس کی وجہ سے انسان کو اللہ جل شانہ کا قرب اور رضا حاصل ہوتی ہے۔

کیا عقل کو کبھی آرام ملتا ہے؟

۶۴......حضرت حسن آیت (واتقون یا اولی الالباب) البقرۃ۔۱۹۷' کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اللہ تعالی

نے انہیں اس لئے عتاب فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سے محبت رکھتے ہیں۔

(ش)۔..... اس لئے کہا گیا ہے "حسنات الابرار سیئات المقربین" جو چیزیں ابرار صالحین کے لئے حسنہ اور نیکی کا درجہ رکھتی ہیں وہ مقربین کے لئے گناہ اور برائی شمار ہوتی ہیں' اور کہا گیا ہے مقربان را بیش بود حیرانی' کہ مقربین کو پریشانی زیادہ ہوا کرتی ہے' انسان اپنوں پر زیادہ سختی اور گرفت کرتا ہے اس لئے مواخذہ بھی زیادہ ہوتا ہے۔

۶۵۔..... حضرت ابو طوالہ فرمایا کرتے تھے کہ عقل کو صبح کو جو راحت ملتی ہے وہ رات کو نہیں ملتی۔

(ش)۔..... اس لئے کہ عقل سے دن میں کام لیا جاتا اور فائدہ اٹھایا جاتا ہے جب کہ رات کو اسے مہمل چھوڑ دیا جاتا ہے یا اس کی مخالفت کی جاتی ہے جو تکلیف کا ذریعہ بنتا ہے اس لئے عقل کو دن میں راحت پہنچتی ہے۔

عمدگی سوال عقل کو بڑھاتا ہے

۶۶۔..... حضرت محمد بن سیرین نے فرمایا حقدمین حسن سوال کو

انسان کی عقل کے بڑھانے والا سمجھتے تھے۔

(ش)۔..... اس لئے کہ عقل کا تقاضہ یہ ہے کہ ضرورت کی بات کی جائے اور کام کی بات پوچھی جائے اور جو پوچھنا ہو اس کو عمدگی سے پوچھا جائے' انسان کے بات کرنے کے انداز اور سوال کرنے سے اس کی عقل و سمجھ کا اندازہ ہوتا ہے' سمجھدار آدمی ضرورت کے مطابق خوش اسلوبی سے سوال کرتا ہے' اس کا مقصد اپنے علم کا اظہار یا دوسروں کو ذلیل کرنا نہیں ہوتا۔

۶۷۔..... ایک حکیم کہتے ہیں جو شخص یہ سمجھتا ہے کہ وہ عقلمند اور سمجھدار ہے اور دوسرے تمام لوگ احمق ہیں تو اس کی جہالت اپنے کمال کو پہنچ گئی۔

(ش)۔..... اس لئے کہ عقلمند دوسروں کو بے وقوف نہیں سمجھتا اور نہ اپنے آپ کو دوسروں سے افضل و اعلیٰ سمجھتا ہے' وہ اپنے مرتبہ کو پہچانتا اور خوف خدا رکھتا ہے' البتہ جاہل اپنے آپ کو عقلمند اور سب کو بے وقوف سمجھتا ہے' اپنے آپ کو بڑا اور عقلمند سمجھنا بے وقوفی اور جہالت کی نشانی ہے۔

۶۸۔..... حضرت علی بن عبیدۃ نے فرمایا کہ دل برتن اور عقلیں چشمے ہیں' یاد رکھو کہ جو چیز برتن میں ہے اگر چشمہ سے اس میں

اضافہ نہ ہوتا رہے تو وہ ختم ہوجاتی ہے۔

(ش)۔..... لہٰذا عقل بڑی نعمت ہے وہ دلوں کی آبیاری کرتی ہے اس لئے عقلمندوں کے دل زندہ اور نیکیوں کی رغبت دلاتے اور برائیوں سے روکنے والے ہوتے ہیں' اللہ تعالیٰ ہم سب کو عقل سلیم عطا فرمائے اور تباہی' جہالت اور حماقت سے دور فرمائے۔

۷۹۔..... حضرت عبداللہ بن خبیق انطاکی نے فرمایا یہ کہا جاتا ہے کہ عقل باطن کا چراغ' ظاہر کو کنٹرول کرنے والی اور جسم کی محافظ اور ہر شخص کے لئے زینت کا باعث ہے' زندگی اس کے بغیر صحیح نہیں رہ سکتی' اور تمام امور کا دارومدار اسی پر ہے۔

(ش)۔..... عقل' باطن کو روشن کرتی اور جسم کی دیکھ بھال رکھتی ہے اس کی وجہ سے باطن روشن اور ظاہر ٹھیک رہتا ہے' یہی جسم کو حرام اور گناہ سے روک کر اس کی آبیاری کرتی ہے' اور یہی انسان کے لئے باعث فخر و زینت ہے' اگر عقل نہ ہو تو زندگی چوپایوں کی طرح بن جائے' اس کے بغیر زندگی بے کیف وبدمزہ ہوجاتی ہے اور اسی عقل پر ہی تمام کاموں کا دارومدار ہے۔

لوگوں کی محبت حاصل کرنا نصف عقل ہے

٧٠۔..... حضرت عبداللہ بن خبیق نے فرمایا ایک حکیم ودانا سے کسی نے پوچھا کہ عقلمند عالم کون ہے؟ انہوں نے کہا وہ سمجھدار جو زبردستی مغفل بنے۔

(ش)۔..... یعنی بڑا سمجھدار ہو' اونچ نیچ کو سمجھتا ہو لیکن ہر چیز میں دخل نہ دے بلکہ جو لایعنی چیزیں ہیں اور آخرت سے متعلق نہیں ہیں ان کی طرف سے منہ موڑ لے اور اعراض کرے اور ان سے غافل بن جائے' دنیا کے سلسلہ میں مغفل اور سیدھا سادھا بنے لیکن آخرت کے متعلق امور اور عبادت' ریاضت اور دین کے بارے میں بڑا متیقظ سمجھدار اور دانا ہو۔

٧١۔..... حضرت میمون بن مہران نے فرمایا لوگوں کی محبت حاصل کرنا عقلمندی کی آدھی دلیل ہے اور عمدگی سوال نصف علم ہے۔

(ش)۔..... عقلمندی کا تقاضا یہ ہے کہ بلاوجہ لوگوں سے دشمنی مول مت لو بلکہ ان کو اپنا بناؤ تاکہ وہ تمہارے کام آئیں اور تم ان کو دینی امور سے واقف کرسکو اور ان کی خبرگیری کرتے رہو اور انہیں دنیا اور اس کی بے وقعتی سے باخبر کرکے آخرت کی

تیاری پر ابھارو اور خدا سے ملاسکو' اور علم حاصل کرنے میں عمدگی سوال کا آدھا حصہ ہے' انسان جتنا سمجھدار ہوگا اتنا جلدی علم حاصل کرے گا اور اہم اہم اور ضروری سے ضروری تر سوال کرکے استاذ کے دل میں بھی جگہ پیدا کرے گا اور بلا ضرورت اور لایعنی سوال کرکے نہ اپنا وقت ضائع کرے گا نہ استاذ کا۔

۷۲۔..... حضرت حسن نے فرمایا جس میں ایسی عقل نہ ہو جو اس کی رہنمائی کرے وہ لوگوں کی اکثر باتوں سے فائدہ نہیں اٹھاپائے گا۔

(ش)۔..... عقل بڑی نعمت ہے وہ ہر چیز کو اس کی جگہ رکھنے کی تعلیم دیتی ہے' اس کی وجہ سے انسان لوگوں سے ان کے درجات کے مطابق کلام کرتا اور ہر شخص کی بات کو اس کا مقام دیتا اور اونچ نیچ کو سمجھتا ہے' اور اپنی اور ان کی فائدہ کی چیزوں کو جانتا ہے اور ہر بات کو عقل کی کسوٹی پر پرکھ کرلیتا یا چھوڑتا ہے۔

۷۳۔..... حجاج بن یوسف عبدالملک سے روایت کرتے ہیں کہ عقل مند پیٹھ پھیرنے والا اس احمق کی بہ نسبت زیادہ فائدہ مند ہے جو دشمن کے سامنے سینہ تان کر آگے بڑھنے والا ہو۔

(ش)۔..... اس لئے کہ احمق خواہ کتنا مضبوط اور جری ہو لیکن

اس کی حماقت کسی وقت بھی اسے اور اس کے ساتھیوں کو نقصان پہنچا سکتی اور دشمن کے دام میں گرفتار کر سکتی ہے' جب کہ عقلمند پیٹھ پھیرنے والا کسی بھی وقت دشمن کو چکمہ دے کر شکست کا شکار کر سکتا ہے' وہ بظاہر پیٹھ پھیر رہا ہے لیکن اس کا پیٹ پھیرنا دشمن سے ڈرنے یا جنگ سے بھاگنے کے لئے نہیں بلکہ حملہ کی تدبیر سوچنے اور دشمن کی غفلت سے فائدہ اٹھانے کے لئے ہے اور وہ کسی بھی وقت مڑ کر دشمن کے دانت کھٹے کر سکتا ہے۔

۷۴۔..... حضرت مجاہد رحمہ اللہ نے آیت "اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم"(النساء۔۵۹) کے بارے میں فرمایا اس "اولی الامر" سے وہ لوگ مراد ہیں جو عقل کے مالک اور اللہ جل شانہ کے دین کی سمجھ رکھتے ہوں۔

(ش)۔..... گویا اللہ جل شانہ نے مسلمانوں کو اپنی اور اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت و فرمانبرداری کے ساتھ ان لوگوں کی اطاعت کا بھی حکم دیا جو عقلمند اور دین کی سمجھ اور سوجھ بوجھ رکھتے ہوں' اس لئے کہ دین کی سمجھ رکھنے والا خدا اور اس کے رسول ہی کی طرف بلائے گا اور ہر موقعہ اور ہر وقت امت کی خیر خواہی اور بھلائی کو سوچے گا' ان کی آخرت بنانے

اور مخلوق کو خالق سے ملانے کی تدبیر میں لگا رہے گا اور ایسا شخص واقعی اس لائق ہے کہ اس کی بات مانی جائے' اس کی اطاعت اور فرمانبرداری کی جائے تاکہ انسان کی دنیا اور آخرت دونوں بنیں۔

۷۵۔..... حضرت عمر جیلی فرمایا کرتے تھے کہ اے اللہ ہمیں ایسی عقل عطا فرما کہ ہم آپ کی بات کو سمجھیں۔

(ش)۔..... واقعی اللہ تعالٰی سے عقل و سمجھ مانگنا چاہئے تاکہ اس عطیہ ربانیہ کے حصول کے بعد انسان کے لئے دنیا میں رہنا اور دنیا میں رہتے ہوئے آخرت کو آباد کرنا' بنانا اور جنت تک پہنچنا اور اللہ جل شانہ کی رضا و خوشنودی حاصل کرنا آسان ہو اور انسان اللہ تعالٰی کی مرضی کو سمجھے اور اس کے ہر حکم اور فیصلہ کے سامنے گردن جھکائے اور صحیح معنوں میں بندہ بن کر رہے۔

لوگوں کی اقسام

۷۶۔..... حضرت زائدہ فرمایا کرتے تھے کہ ہم دنیا میں دوسروں کی عقل کے بل بوتے پر زندگی گزارتے ہیں۔

(ش)۔..... یعنی انسان کو صرف اپنی عقل و سمجھ پر گھمنڈ نہیں کرنا

چاہئے ورنہ بعض مرتبہ انسان نقصان اٹھاتا ہے اس لئے دوسروں سے مشورہ بھی کرنا چاہئے اور جو اچھی بات جہاں سے ملے اسے لے لینا چاہئے تاکہ دنیا و آخرت بنے اور خودرائی کی وجہ سے پریشانی اور مصیبت کا شکار نہ ہوں۔

۷۷۔..... حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا انسان تین طرح کے ہیں: ایک وہ عقلمند جو معاملہ پیش آئے اور اس کے مشتبہ ہونے پر غور و فکر سے کام لے کر عقل کے مطابق کام کرے، ایک وہ جو معاملہ پیش آنے پر خود صحیح بات پر مطلع نہ ہو سکنے پر اصحاب عقل ورائے کے پاس جاکر مشورہ لے کر ان کے مشورے کے مطابق کام کرے، اور ایک وہ جو حیران و پریشان ہو نہ کسی صاحب رائے سے مشورہ لیتا ہو اور نہ کسی مصلح اور دیندار مرشد کی بات مانتا ہو۔

(ش)۔..... دنیا میں عام طور پر یہ تین طرح کے لوگ پائے جاتے ہیں ایک وہ جو خود عقل و سمجھ اور علم کے مالک ہیں اور ایسے موقعوں پر اللہ تعالیٰ کی عطاکردہ عقل و سمجھ اور علم سے فائدہ اٹھاتے اور غور و فکر کے بعد صحیح بات تک پہنچ جاتے ہیں اور اس کے مطابق عمل کرتے ہیں اور نفس و شیطان کے دام اور بے

دھندوں کے چکر میں پھنسنے سے بچے رہتے ہیں۔

لوگوں میں ایک قسم ان لوگوں کی ہے کہ وہ ایسے موقعہ پر اِدھر اُدھر بھٹکنے یا اپنے آپ کو عالم و عاقل سمجھنے کے بجائے علماء وفقہاء اور دیداروں کے پاس جاکران سے صحیح بات معلوم کرکے اپنے آپ کو اس مشکل سے آسانی سے نکال کر صراطِ مستقیم پالیتے ہیں اور شیطان اور نفس کے چکر میں پھنسنے اور آخرت خراب کرنے سے محفوظ رہتے ہیں۔

تیسری قسم ان لوگوں کی ہے جو خود رائی کا شکار ہیں اور باوجود بے عملی اور بے عقلی کے اپنے آپ کو تیس مار خان سمجھتے ہیں' وہ ایسے موقعوں پر نہ کسی سے مشورہ لیتے ہیں' نہ کسی عالم وفقیہ کی بات مانتے ہیں' نہ کسی مرشد حق اور سمجھدار کا دامن تھامتے ہیں' وہ حیران و پریشان رہتے ہیں' کبھی نفس و شیطان کی پیروی کرتے اور کبھی گمراہی اور تباہی کی وادی اور ہلاکت کے گڑھے میں اوندھے منہ جاگرتے ہیں۔

اس لئے ہر شخص کو خوب پھونک پھونک کر قدم رکھنا چاہئے اور یہ سمجھ لینا چاہئے کہ میں نہایت کمزور اور ضعیف ہوں' میں ہر موقعہ پر دوسروں کے مشورے اور اہل علم اور اصحاب رشد و ہدایت سے مشورہ لینے کا محتاج ہوں تاکہ دنیا و آخرت کی

کامیابی حاصل کرسکوں اور اللہ تعالیٰ کا نیک بندہ بن کر رہ سکوں۔

۷۸۔..... جعد بن عبداللہ ہمدانی سے مروی ہے کہ حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما نے ان سے فرمایا اے جعید لوگ چار طرح کے ہیں' بعض وہ ہیں جن کا نیکی وبھلائی میں حصہ تو ہے لیکن ان میں اخلاق نہیں' اور بعض وہ ہیں جن میں نہ اخلاق ہیں نہ نیکی وبھلائی میں ان کا کوئی حصہ ہے' اور بعض وہ ہیں جن میں اخلاق بھی ہیں اور نیکیوں میں ان کا حصہ بھی ہے اور یہ سب سے اعلیٰ قسم کے لوگ ہیں (صاحب کتاب نے چوتھی قسم کا تذکرہ نہیں کیا)

(ش)۔..... واقعی سب سے اچھے اور قابل رشک ہیں وہ لوگ جن میں اچھے اخلاق بھی پائے جائیں اور انہیں نیکی بھلائی اور اچھائیوں کی توفیق ملے' ایسے لوگوں کو خدا کا شکر ادا کرنا چاہئے اور نیکیوں میں اور سبقت لے جانے کی کوشش کرنا چاہئے' لیکن اگر کسی کو نیکی کی توفیق تو ملی ہے لیکن اخلاق درست نہیں تو اسے اپنے اخلاق درست کرنے کی کوشش کرنا چاہئے' اور اللہ تعالیٰ سے توفیق طلب کرتے رہنا چاہئے' اور جس میں نہ اخلاق ہوں نہ نیکی کی توفیق تو اسے توبہ واستغفار کرکے اللہ تعالیٰ سے خیر کی توفیق طلب کرنا چاہئے اور خیر کی طرف بڑھنے اور اچھائیوں میں لگنے کی

کوشش کرنا چاہیے تاکہ رحمت خداوندی جوش میں آئے اور بیڑا پار ہو جائے اور خیر کی توفیق بھی نصیب ہو اور اخلاق بھی درست ہوں۔

خلیل بن احمد نحوی کی نظر میں لوگوں کی قسمیں

۷۹۔..... خلیل بن احمد نے فرمایا کہ لوگوں کی چار قسمیں ہیں' تین قسم کے لوگوں سے بات کرو لیکن ایک سے ہرگز بات مت کرنا' فرمایا ایک وہ شخص جو جانتا اور علم رکھتا ہے اور اسے یہ معلوم ہے کہ وہ علم رکھتا ہے اس سے بات کرنا' ایک وہ شخص ہے جو علم نہیں رکھتا اور وہ یہ نہیں جانتا کہ اسے علم نہیں اس سے بھی بات چیت کرنا' ایک شخص وہ ہے جو علم نہیں رکھتا اور اسے یہ خوب معلوم ہے کہ اسے علم نہیں اس سے بات کرنا' ایک شخص وہ ہے جو علم نہیں رکھتا اور وہ یہ سمجھتا ہے کہ اسے علم ہے ایسے شخص سے ہرگز بات نہ کرنا۔

(ش)۔..... پہلے شخص سے بات کرنے کا حکم اس لئے دیا کہ جب وہ عالم ہے اور اسے اپنے مقام کا علم ہے تو وہ آپ کو اپنے علم سے فائدہ پہنچائے گا اور آپ سے ایسی کوئی بات نہیں کرے گا جو

آپ کی شان اور اس کے درجہ کے خلاف ہو اور اس کا علم اسے آپ کو بہکانے یا غلط بتانے سے روک دے گا' اور جو نہیں جانتا اور اسے یہ معلوم نہیں ہے تو اس سے بات کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں اس لئے کہ وہ اپنے مرتبہ کو پہچانتا ہے وہ کوئی ایسی بات ہرگز نہیں کرے گا جس سے اس کی بڑائی کا اظہار ہو یا دوسرے کو نقصان پہنچے' اور جس کے پاس علم نہیں اور اسے یہ معلوم ہے کہ اس کے پاس علم نہیں اس سے بھی بات کرسکتے ہو اس لئے کہ جب وہ خود اپنے آپ کو پہچانتا ہے تو وہ ہرگز کسی قسم کی خودنمائی یا بڑائی میں نہیں پڑے گا بلکہ اپنے مرتبہ کو جانتے ہوئے تواضع اختیار کرے گا' لیکن جو جانتا کچھ بھی نہیں لیکن جہل مرکب میں گرفتار ہے اور اپنے آپ کو بڑا اور علامہ سمجھتا ہے تو ایسا شخص بڑا خطرناک ہوتا ہے وہ خود بھی گمراہ ہوتا ہے اور دوسروں کو بھی گمراہ کرتا ہے اس لئے ایسے آدمیوں سے دور رہنے ہی میں عافیت ہے۔

حضرت منصور بن معتمر کی دعاء

۸۰۔..... براجم کے موذن حضرت ابو اسماعیل نے فرمایا کہ ہم حضرت منصور بن معتمر کے پاس بیٹھا کرتے تھے وہ جب مجلس سے

کھڑے ہوتے تو یہ دعا پڑھتے "اے اللہ ہمارے امور کو ہدایت اور صحیح راستے پر مجتمع رکھئے گا' اور تقویٰ کو ہمارا زاد راہ اور جنت کو ہمارا ٹھکانا بنادیجئے اور ہمیں شکر کی ایسی دولت سے آراستہ فرمایئے جو آپ کو ہم سے راضی کردے' اور ایسا تقویٰ اور پرہیزگاری عطا فرمایئے جو ہمیں آپ کی نافرمانی سے روک دے' اور ویسے اچھے اخلاق عطا فرمایئے جن کے ذریعہ ہم لوگوں کے ساتھ اچھی زندگی گزار سکیں اور ایسی عقل جس سے آپ ہمیں فائدہ پہنچائیں' ایک دن میں کسی بات پر ہنسا تو انہوں نے مجھ سے فرمایا اے ابن اسماعیل تم کیوں ہنس رہے ہو؟ دیکھو بعض مرتبہ انسان کے پاس اتنا اتنا مال اتنا اتنا سازوسامان ہوتا ہے لیکن اس کے پاس عقل نہیں ہوتی اور پھر کچھ بھی باقی نہیں رہتا اور نہ کچھ فائدہ پہنچاتا ہے۔

بخیل اور احمق کی نحوست

81۔..... حضرت ابوالاحوص نے فرمایا یہ کہا جاتا تھا کہ تم اگر احمق سے بحث ومباحثہ کروگے تو تم بھی اسی کی طرح بن جاؤگے لیکن اگر اس کا جواب نہیں دیا اور خاموش رہے تو تم اس کے شر سے محفوظ رہوگے۔

(ش)..... اس لئے کہ جواب جاہلاں باشد خموشی' گندگی میں ڈھیلا مارنے سے گندگی منہ اور کپڑوں پر اڑ کر لگتی ہے' کتے کے بھونکنے پر کوئی عقلمند نہیں بھونکتا بلکہ وہاں سے خاموشی سے گزر جاتا ہے' اس لئے احمقوں سے منہ ہی نہیں لگانا چاہئے یہی عقلمندی کی علامت اور سلامتی کا راستہ ہے' ایک خاموشی ہزار بلا ٹالتی ہے۔

۸۲۔..... حضرت بشر بن الحارث نے فرمایا احمق کو دیکھنا آنکھ کو اور بخیل کی طرف دیکھنا دل کو سخت کرتا ہے۔

(ش)..... اس لئے کہ احمق کو بار بار دیکھنے سے آنکھوں کو ایذاء پہنچتی ہے اور انسان اس کے کرتوتوں کو دیکھ دیکھ کر بعض مرتبہ خود بھی اس جیسے کاموں میں لگ جاتا ہے جو بذات خود ایک مصیبت اور آفت ہے' اور بخیل کو دیکھنا دل کو سخت کرتا ہے کہ آدمی اسے دیکھ دیکھ کر اس جیسا بن جاتا ہے اور اس کے دل سے احساس ختم ہو جاتا ہے اور وہ بھی اس بیماری کا شکار ہو جاتا ہے' اس لئے صالحین کی صحبت اختیار کرنے اور بروں سے دور رہنے کا حکم دیا گیا ہے کہ صحبت کا اثر پڑتا ہے' اسی وجہ سے نگاہ کی حفاظت کا بھی حکم دیا گیا۔

عقل کے اجزاء

۸۳۔..... حضرت ابن جریج نے فرمایا عقل کو تین اجزاء میں تقسیم کردو جس میں وہ تینوں جزء ہوں اس کی عقل کامل ہوگی اور وہ اجزاء یہ ہیں: اللہ تعالیٰ کی حسن معرفت' اور اس کی عمدگی سے اطاعت کرنا' اور اس کے فیصلہ پر خوش اسلوبی سے صبر کرنا۔

(ش)۔..... واقعی ایسا شخص کامل العقل ہے جس میں یہ تینوں باتیں پائی جائیں کہ اسے اللہ تعالیٰ کی صحیح معرفت نصیب ہو' جو اللہ جل شانہ کی جتنی معرفت رکھتا ہے وہ اس کا اتنا زیادہ مقرب بنتا اور اس کی نافرمانی سے اتنا زیادہ بچتا ہے' اور جو جتنا خدا کو پہچانے گا اسی قدر اس کی عبادت اور طاعت میں لگے گا' اور دل سے اس کی فرمانبرداری کرے گا' اور عبادت کو اپنے لئے باعث اجر و قرب سمجھے گا' اسے عبادت میں کیف اور لذت آئے گی' اور جو جتنا سمجھ دار ہوگا اسی قدر مصائب اور فیصلہ خداوندی پر صابر شاکر رہے گا' کوئی مصیبت پریشانی اور تکلیف اس کو پریشان نہ کرسکے گی۔

۸۴۔..... حضرت یحییٰ بن ابی کثیر نے فرمایا لوگوں میں سب سے بڑا

عالم اور سب سے افضل وہ ہے جو ان میں سب سے زیادہ عقل وخرد کا مالک ہو۔

(ش)۔..... جس میں جتنی عقل زیادہ ہوگی اور جو جتنی زیادہ سمجھ کا مالک ہوگا وہ اسی قدر اللہ تعالیٰ کی عبادت اور ریاضت میں لگے گا' جو اس کے برتر وبالا اور ارفع واعلیٰ ہونے کی علامت اور دلیل ہے۔

عقل اور عقلمندوں کے بارے میں حکیم ودانا اشخاص کے اقوال

۸۵۔..... حضرت ابن جریج نے فرمایا انسان کے بنانے والی چیز عقل ہے' اور جس میں عقل نہ ہو اس کا کوئی دین بھی نہیں ہوتا۔

(ش)۔..... واقعی عقل نہ ہو تو انسان چوپائے سے بدتر ہوتا ہے اور عقل نہ ہو تو دین کا بھی کوئی اعتبار نہیں اس لئے کہ نا سمجھی اور بے عقلی کسی بھی وقت دین سے غافل یا دور کرسکتی ہے اور انسان باوجود انسان ہونے کے ذرا سی دیر میں حیوان سے بدتر بن جاتا ہے۔

۸۲۔..... ایک دانا شخص نے اپنے بھائی سے کہا: بھیا آپ کی عقل ہر چیز کا احاطہ نہیں کرسکتی اس لئے اسے اپنے امور میں سے سب سے اہم امر کے لئے فارغ رکھو' اور تمہارا اکرام کرنا تمام لوگوں کا احاطہ نہیں کرسکتا۔ اس لئے اسے ان کے ساتھ مخصوص رکھو جو تم سے زیادہ اقرب اور تمہارے اکرام کے زیادہ مستحق ہیں' اور رات ودن تمہاری تمام حاجات پوری کرنے کے لئے کافی نہیں ہوسکتے اس لئے جن کے بغیر بھی کام چل سکتا ہے انہیں نظرانداز کردو اور یہ کوئی عقل کی بات نہیں کہ تم خیر کے ان امور کو چھوڑ دو جو لازمی اور ضروری ہیں اور تمہیں جس کے احسان کی خبر نہ دی گئی اس کی بلاوجہ تعریف مت کرو۔

(ش)۔..... بڑی پیاری نصیحت ہے جس طرح بوتل میں ایک چیز رکھی جاتی ہے اور ہر چیز کا ایک محدود دائرہ ہوتا ہے اسی طرح عقل کا بھی ایک دائرہ ہے اس لئے اس کو ہر چیز میں مت پھنساؤ' اسے اس کے لئے فارغ کرو جو دنیا اور آخرت دونوں میں فائدہ دے' اسی طرح تم ہر شخص کا اکرام اور اس کے ساتھ حسن سلوک نہیں کرسکتے لہٰذا جن کا تم پر حق مقدم ہے انہیں مقدم رکھو اس پر دوگنا اجر ملتا ہے' دن ورات کی ساعات محدود ہیں اس

لئے انہیں لاابالی پن سے ضائع مت کرو' غافل مت ہو' فضول چیزوں میں مت لگاؤ بلکہ اہم سے اہم اور ضروری سے ضروری امر میں صرف کرو جس کی تمہیں دنیا و آخرت میں ضرورت ہو اور جو تمہیں عند اللہ بھی فائدہ دے اور عند الناس بھی ذمہ سے فراغت کا ذریعہ ہو' عقل کا تقاضا یہ ہے کہ ضروری امور پہلے نمٹاؤ اور جس کا تمہیں حکم دیا گیا ہے اسے بجالاؤ اور ہر کس و ناکس کی تعریف مت کرو جو اس کا اہل ہو اس کی تعریف کرو تا کہ تمہاری وجہ سے کوئی دھوکہ اور نقصان میں نہ پڑے۔

۸۷۔..... ایک دانا شخص سے کسی نے پوچھا عقلمندی کس کا نام ہے؟ انہوں نے فرمایا دو باتوں کا' ایک یہ کہ ذکاوت و سمجھداری کے سلسلہ میں صحیح اندازہ سے کام لو' اور دوسری بات یہ کہ ہر چیز میں اچھی طرح سے فرق کرو اور غلطی سے بچو اور صحیح کام کرو۔

۸۸۔..... ایک دانا شخص سے کسی نے پوچھا حماقت کسے کہتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا صحیح کام کم کرنا اور بات کو اس کے محمل پر محمول نہ کرنا اور ہر وہ بات جس کی وجہ سے عقلمند کی مدح سرائی ہوگی وہ احمق میں مفقود ہوگی۔

۸۹۔..... کسی دانا سے کسی نے کہا ہمیں کوئی جامع سی نصیحت

فرمادیجئے' انھوں نے فرمایا غور سے سنو اور یاد رکھو کہ ہر شخص کے ساتھ دو پوشیدہ اور چھپے ہوئے قاضی ہوتے ہیں' ایک خیرخواہ اور دوسرا دھوکہ دینے والا' خیرخواہ قاضی کا نام عقل ہے اور دھوکہ باز کا نام خواہشات نفس ہے اور یہ دونوں ایک دوسرے کی ضد ہیں' تم دونوں میں سے جس کی طرف جھکوگے دوسرا کمزور پڑجائے گا۔

(ش)۔..... عقلمندی نام ہی اس بات کا ہے کہ انسان عقل و سمجھ اور ذکاوت سے برمحل کام لے اور اچھے برے میں فرق کرے اور اس کی عقل اسے غلطی اور تباہی میں گرفتار ہونے سے بچائے' جب کہ احمق الٹی سیدھی بات کرتا ہے اور جو بات جب چاہے جہاں چاہے زبان سے نکال دیتا ہے' نہ خود بات سمجھتا ہے نہ کسی کے بتلانے سے وہ اس کی عقل میں بیٹھتی ہے' حدیث میں آتا ہے کہ ہر شخص کے ساتھ دو ساتھی ہوتے ہیں ایک ملک جو خیر کا حکم دیتا ہے اور اچھائیوں کی ترغیب دیتا اور برائیوں اورگناہوں سے ڈراتا ہے اور دوسرا شیطان جو برائیوں کو آراستہ کرتا اورگناہوں کی دعوت دیتا ہے' اس لئے انسان کو توبہ استغفار کرتے رہنا چاہئے اور نیکیوں اور بھلائیوں میں لگنا چاہئے۔

۹۰۔..... حضرت عبیداللہ بن محمد قرشی نے فرمایا ایک شخص نے ایک بادشاہ سے گفتگو کی پہلے نرمی سے پھر درشتی سے بات کرنے لگا' بادشاہ نے اس سے کہا تم نے شروع میں مجھ سے اس لہجہ میں بات کیوں نہیں کی؟ اس نے کہا میں نے جب آپ سے بات کی تو میں نے آپ کو بڑا عقلمند پایا اور یہ یقین کرلیا کہ آپ کی عقل آپ کو مجھ پر ظلم نہیں کرنے دے گی۔

(ش)۔..... معلوم ہوا عقلمند آدمی کبھی کسی پر ظلم نہیں کرتا' اس کی عقل اسے اس بات پر مجبور کرتی ہے کہ وہ خدا سے ڈرے' دوسروں کی حق تلفی نہ کرے' اور بے وقوفوں اور جاہلوں سے درگزر سے کام لے۔

۹۱۔..... حضرت حفص بن حمید رحمہ اللہ نے فرمایا انسان کے ورع اور تقویٰ کی علامت یہ ہے کہ وہ کسی کو دھوکہ نہ دے اور عقلمندی کی نشانی یہ ہے کہ کوئی اسے دھوکہ نہ دے سکے۔

(ش)۔..... حدیث میں آتا ہے کہ مومن نہ خود کسی کو دھوکہ دیتا ہے اور نہ دوسروں سے دھوکہ کھاتا ہے' اللہ تعالیٰ کا خوف جس کے دل میں ہو وہ کسی کو کبھی دھوکہ نہیں دیتا' اور وہ عقل و سمجھ کو اختیار کرتا اور دوسروں کو دھوکہ دے کر اپنی آخرت خراب

کرنے سے روکتا ہے۔

عقلمند اپنی عقل کی وجہ سے ایک نہ ایک دن نجات پا جاتا ہے

۹۲۔..... حضرت حسین بن عبدالرحمٰن نے فرمایا کہ مہلب بن ابی صفرۃ سے کسی نے پوچھا آپ اس مرتبہ تک کس طرح پہنچے؟ انہوں نے فرمایا سنجیدگی اور عقل کی اطاعت اور خواہشات کی نافرمانی کے ذریعہ۔

(ش)۔..... جو شخص عقل و سمجھ کو مضبوطی سے تھام لیتا ہے وہ کبھی تباہ و برباد نہیں ہوتا وہ چاہے کیسی ہی پریشانی میں گرفتار کیوں نہ ہو تب بھی اللہ تعالیٰ اس کے لئے خلاصی کا راستہ پیدا فرما دیتے ہیں اور خواہشات نفس کی مخالفت کرنے والا شیطان کے دام سے بچ جاتا اور اللہ تعالیٰ کا محبوب بن جاتا ہے۔

۹۳۔..... حضرت حسن نے فرمایا اللہ جل شانہ نے کسی شخص میں عقل نہیں رکھی مگر یہ کہ اسے اس کے ذریعہ ایک نہ ایک دن نجات عطا فرما دیتے ہیں۔

(ش)۔..... عقلمند اگر انسانیت کے ناطے یا بشریت کے تقاضے نے

کسی گناہ میں گرفتار ہو بھی جاتا ہے تب بھی اللہ تعالٰی کے فضل وکرم سے جلد ہی اس سے چھٹکارا حاصل کرلیتا ہے' یہ اس عقل کا اثر ہے جو اسے نادم کرکے خدا کا صحیح بندہ بننے اور نافرمانیوں سے توبہ کرکے اللہ تعالٰی کے در پر جھکنے کی راہ دکھاتی ہے۔

جس طرح بدن تھک جاتے ہیں اسی طرح عقلیں بھی تھک جاتی ہیں

۹۳۔..... حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ دل بھی تھک جاتے ہیں جس طرح بدن تھکتے ہیں اس لئے ان کی راحت اور تکان دور کرنے کے لئے پرحکمت عمدہ اور پیاری پیاری سی باتیں تلاش کیا کرو۔

(ش)۔..... دنیا اور اس میں موجود ہر چیز فانی ہے' اس لئے وہ ایک وقت تک کام کرنے کے بعد آزردہ خاطر ہوجاتی ہے اور اسے نشاط پیدا کرنے کے لئے وقت چاہیے ہوتا ہے' دلوں کو کبیدہ خاطری سے بچانے اور ان میں نشاط پیدا کرنے کے لئے ان کے سامنے پرحکمت باتیں کرنا چاہیے تاکہ ان میں چستی اور نشاط پیدا

۹۵۔..... ایک دانا شخص کہتے ہیں تم عقلمند کو ہمیشہ خوف اور ڈر میں اور جاہل کو بے خطر اور مامون پاؤ گے ایک شاعر کہتا ہے۔

"تم عقلمند کو ہمیشہ خوف زدہ پاؤ گے' وہ اپنی گزشتہ کل سے خوف زدہ ہوتا ہے نہ کہ آئندہ آنے والی کل سے"۔

(ش)۔..... اس لئے کہ اسے معلوم نہیں کہ اس کا عمل اللہ تعالیٰ کے یہاں مقبول ہے یا نہیں' اسے اس پر اجر ملے گا یا مواخذہ ہوگا' اس کے اعمال کا اللہ تعالیٰ کے یہاں نہ معلوم کیا درجہ ہوگا؟ اسے ہر وقت آخرت کا خوف کھائے جاتا ہے' وہ اپنے اعمال کو بہت معمولی اور حقیر سمجھتا ہے' جب کہ جاہل ہر وقت یہ سمجھتا ہے کہ میں بہت کامیاب ہوں' میں نے بہت سی اچھائیاں کی ہیں' میری مغفرت یقینی ہے' یہ خود فریبی ہے' ایسا شخص ہمیشہ ناکام اور نامراد ہوتا ہے۔

۹۶۔..... حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا اپنے نفس کو خوش و خرم رکھو اسے مجبور مت کرو اس لئے کہ اگر تم اپنے نفس کو کسی چیز پر مجبور کرو گے تو وہ اندھا ہو جائے گا۔

(ش)۔..... یعنی نفس کو ہر وقت ایک ہی چیز میں مشغول نہیں رکھنا چاہئے اسے کچھ آرام کا موقعہ بھی دینا چاہئے' مباح اور جائز

چیزوں سے فائدہ اٹھانے کا بھی موقعہ دینا چاہئے تاکہ اس میں چستی باقی رہے اور وہ تنگ دل نہ ہو جائے' البتہ ناجائز و حرام سے ہمیشہ اور ہر وقت کنارہ کش اور دور رہنا چاہئے۔

مومن کی صفات میں سے ذکر خداوندی اور غور و فکر بھی ہے

۹۷۔..... حضرت وھب بن منبہ نے فرمایا مومن آیات ربانیہ میں غور و فکر کرنے اور ذکر خداوندی میں مشغول رہنے والا ہوتا ہے' جو ذکر میں مصروف اور آیات خداوندیہ میں غور و فکر کرتا ہے اس پر سکینت چھا جاتی ہے اور وہ قناعت پسند بنتا ہے اور اسے کسی چیز کا غم نہیں ہوتا' اور وہ خواہشات نفس کو چھوڑ دیتا اور نفس کی غلامی سے آزاد ہو جاتا ہے' اور حقد و حسد کو نکال پھینکتا ہے' اور لوگوں کو اس سے محبت ہو جاتی ہے' اور وہ دنیا کی فانی چیزوں سے اعراض کرتا ہے' اور اس کی عقل مکمل ہو جاتی ہے' اور وہ ہر ابدی اور باقی رہنے والی چیز کی خواہش رکھتا ہے اور معرفت خداوندی اس میں جاگزین ہو جاتی ہے۔

(ش)۔..... واقعی مومن اپنے ماحول پر نظر رکھتا اور آیات

خداوندیہ اور آسمان وزمین کی عجائب مخلوقات پر غور وفکر کرکے اللہ جل شانہ کی معرفت میں اور آگے بڑھتا ہے اور ذکر وفکر میں مست رہتا ہے' اور اللہ جل شانہ اس کے دل کو اطمینان وسکون کی دولت سے نوازتے ہیں' اور اس کے پاس دنیا کا جو حصہ بھی ہوتا ہے اسے اس پر قناعت کرنے والا بنادیتے ہیں' اور اسے دنیا کی کسی چیز کے نہ ہونے کا غم نہیں ستاتا' اور خواہشات وشہوات سے کنارہ کش' اور دنیا کی غلامی سے بچا رہتا ہے' فانی چیزوں اور دنیا کی زیب وزینت کی اس کی نظر میں کوئی حیثیت نہیں ہوتی' اسی لئے وہ کسی دنیا دار کو دیکھ کر بغض وحسد میں گرفتار نہیں ہوتا' ہرایک کو اس کا حق ادا کرتا ہے' لوگ اس سے محبت کرتے ہیں اور وہ دنیا اور اس کی فانی نعمتوں سے اعراض کرتا اور ابدی زندگی اور وہاں کی نعمتوں کو حاصل کرنے کا خواہشمند رہتا اور اسی کی کوشش میں لگا رہتا ہے اور دل وجان سے ہروقت ذکر وفکر اور معرفت خداوندی کے حصول میں لگا رہتا ہے۔

۹۸۔..... حضرت قسامہ بن زہیر رحمہ اللہ نے فرمایا دلوں کو راحت بہم پہنچایا کرو تاکہ وہ دلجمعی سے ذکر میں مصروف ہوں۔

(ش)۔..... یعنی جو چیزیں شریعت اور اسلام نے مباح کی ہیں ان

سے فائدہ اٹھایا کرو اور جائز و مباح چیزوں سے فائدہ اٹھایا کرو تا کہ دل آزردہ نہ ہو اور ذکر خداوندی میں ہنسی خوشی لگا رہے۔

عقلمند وہ ہے جو اللہ جل شانہ سے ڈرے

۹۹۔..... حضرت ابراہیم بن عیسیٰ نے فرمایا حضرت لقمان کے ایک آزاد کردہ غلام نے ان سے عرض کیا میرا خیال ہے کہ آپ ذکر الٰہی سے کبھی غافل نہیں ہوتے' حضرت لقمان نے ان سے فرمایا عقلمند وہ ہے جو اللہ جل شانہ سے ڈرتا رہے۔

(ف)۔..... واقعی عقلمند اور سمجھدار وہ ہے جو اللہ جل شانہ سے ڈرے' اس کی گرفت سے بچنے کی کوشش کرے اور اس کی حمد و ثناء میں رطب اللسان رہے' اس کی عقل و سمجھ اسے اس کا مقام اور اللہ تعالیٰ کا مرتبہ بتلائے تا کہ وہ اپنے فرض پہچان کر اپنے فریضہ کو ادا کرے اور ذکر الٰہی سے ایک لمحہ کے لئے بھی غافل نہ ہو۔

۱۰۰۔..... حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ نے فرمایا مجھے یہ اطلاع ملی ہے کہ انسان احمق پیدا ہوا ہے اگر یہ بات نہ ہوتی تو اسے جینے کا مزہ ہی نہ آتا۔

(ش)۔..... جس طرح اللہ تعالیٰ نے بچوں کو زود فراموش بنایا ہے وہ جلدی سے بھول جاتے ہیں اسی لئے ہروقت خوش و خرم رہتے ہیں ورنہ گھٹ گھٹ کر مرجاتے اسی طرح انسان کی عقل پر پردہ پڑجاتا ہے ورنہ خوف خداوندی اور جہنم کی آگ اور عذاب کے ڈر سے انسان کا جینا دوبھر ہوجاتا' اللہ تعالیٰ نے انسان کو اس طرح کا بنایا ہے کہ وہ کبھی کسی حالت پر ہوتا ہے کبھی کسی حالت پر' لیکن عقلمند اور اللہ والے ہروقت خوف خداوندی سے سربہ سجود رہتے اور اپنی زبان کو اس کے ذکر سے تر رکھتے ہیں۔

عقل خاموشی اور بیداری کے درمیان رہتی ہے

۱۰۱۔..... حضرت ابوحازم فرمایا کرتے تھے کہ انسان کا اپنے کسی فعل پر عجب (خودستائی) میں مبتلا ہونا اس کے دشمنوں میں سے ایک دشمن ہے۔

(ش)۔..... عقلمند اپنے کام پر کبھی بڑائی کا اظہار نہیں کرتا' وہ ہر وقت اس خوف میں مبتلاء ہوتا ہے کہ نہ معلوم میری کس بات کی وجہ سے گرفت ہوجائے اور میرا عمل رد کردیا جائے' عقلمند کبھی

عجب کا شکار نہیں ہوتا' یہ بے وقوفی کی علامت ہے کہ انسان کوئی چھوٹا سا کام کرے اور اسے ضائع کر بیٹھے۔

۱۰۲۔..... عابد وزاہد حضرت ابوحسنۃ نے فرمایا کہا جاتا تھا کہ خاموشی عقل کی نیند اور بولنا اس کا جاگنا ہے۔

(ش)۔..... لہٰذا عقل کو آرام کا موقعہ بھی دینا چاہئے تاکہ اسے آرام ملے اور بات کرنے میں اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ کوئی بات سوچے سمجھے بغیر نہ ہو اور منہ سے ایسی کوئی بات نہ نکالی جائے جو عقل کے خلاف ہو۔

حضرت لقمان علیہ السلام کی وصیت

۱۰۳۔..... حضرت وھب بن منبہ نے فرمایا حضرت لقمان علیہ السلام کی پرحکمت باتوں میں لکھا ہے کہ انہوں نے اپنے بیٹے سے فرمایا بیٹا زبان جسم کا دروازہ ہے اس لئے تم اس سے بچنا تاکہ تمہاری زبان سے کوئی ایسی بات نکلے جو تمہارے جسم کو ہلاک اور تمہارے پروردگار کو تم سے ناراض کردے۔

(ش)۔..... واقعی بڑی قیمتی وصیت ہے انسان کو ہروقت خوف خدا رکھنا چاہئے اور "پہلے تول پیچھے بول" پر عمل کرنا چاہئے تاکہ

زبان سے کوئی ایسی بات نہ نکلے جو تباہی کا ذریعہ ہو' اس لئے کہ زبان ہی تمام لڑائی جھگڑوں اور فساد کی جڑ ہے' اس لئے زبان کو ہروقت کنٹرول میں رکھنا چاہئے اور سوچ سمجھ کر بولنا چاہئے۔

علامہ ابوبکر بن ابی الدنیا کے علاوہ دوسرے واسطے سے مروی کچھ روایات بھی اس کتاب کے اخیر میں تھیں جو یہ ہیں:

۱۰۴۔..... حضرت دقاق کہتے ہیں کہ میں امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی مجلس میں تھا کہ ایک صاحب نے کہا اے ابو عبداللہ میں نے گزشتہ رات حضرت یزید بن ہارون کو خواب میں دیکھا تو میں نے ان سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا کیا؟ انہوں نے فرمایا مجھ پر رحم کھا کر میری مغفرت فرمادی اور مجھے سرزنش بھی کی' میں نے پوچھا آپ کو کس بات پر سرزنش کی؟ فرمایا مجھ سے یہ فرمایا اے یزید بن ہارون تم نے حریز بن عثمان کی روایت کیوں لکھی؟ میں نے عرض کیا پروردگار میں نے ان میں کوئی غلط بات نہیں دیکھی' تو فرمایا وہ ابوالحسن علی بن ابی طالب سے بغض رکھتے تھے۔

۱۰۵۔..... حضرت لیث نے فرمایا کہ حضرت نوح علیہ السلام ساڑھے نو سو سال ایک قلعہ میں اپنی قوم کو دین کی دعوت دیتے

رہے۔

۱۰۶۔..... حضرت براء بن سبرہ رضی اللہ عنہ مرفوع روایت نقل کرتے ہیں کہ تین باتیں جس میں ہوں گی اس کا بدن اس سے راحت و آرام میں ہوگا۔ ا۔ ایسا علم جس کے ذریعہ وہ جاہلوں کی جہالت کی مدافعت کرسکے' ۲۔ ایسی عقل جس کے ذریعہ لوگوں کے ساتھ مدارات کرسکے' ۳۔ ایسا تقویٰ جو اسے اللہ جل شانہ کی نافرمانی اور معصیت سے روک دے۔

(ش)۔..... واقعی جس میں یہ تین باتیں موجود ہوں وہ بڑا خوش نصیب ہے' اللہ تعالیٰ علم کی دولت سے نوازے اور اس کے ذریعہ وہ جاہلوں کی جہالت کا علاج کرے اور ان کی باتوں سے اعراض کرے' یا خوش اسلوبی سے ان کا جواب دے' اور ایسی عقل ہو جس کی وجہ سے وہ ہر ایک کے مرتبہ کو سمجھے اور لوگوں کے ساتھ ان کی عقلوں کے مطابق برتاؤ کرے اور ان کی عداوت و بغض سے بچ سکے' اور ایسا تقویٰ اور خوف خدا ہو جو اسے گناہوں اور نافرمانی کے قریب پھٹکنے سے روکے۔

تین باتیں ایسی ہیں کہ جو ان سے محروم رہا وہ دنیا و آخرت کی بھلائی سے محروم ہوا

۱۰۷..... حضرت عبدالمالک بن عمیر رحمہ اللہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تین چیزیں ایسی ہیں جن سے اگر کوئی محروم ہوا تو وہ دنیا و آخرت کی بھلائی سے محروم ہوا: ایسی عقل جس سے لوگوں کے ساتھ گزارا اور سامنا کر سکے' اور ایسا حلم و بردباری جس سے بے وقوفوں کو چلا سکے' اور ایسا تقویٰ اور خوف خداوندی جو گناہوں سے باز رکھے۔

(ش)..... واقعی ایسا شخص بڑا بدنصیب اور محروم ہے جو ان چیزوں سے عاری ہو' عقل ایسی دولت ہے جو انسان کو صحیح زندگی گزارنے کا راستہ بتاتی ہے اور یہ کہ لوگوں کے ساتھ کس طرح گزارا کیا جائے' حلم و بردباری ایسی نعمت ہے جس کے ذریعہ انسان بے وقوفوں کی بے وقوفی اور احمقوں کی حماقت کا جواب بجائے حماقت سے دینے کے عقل سے کام لے کر بردباری اختیار کر کے خوش اسلوبی سے ان سے جان چھڑا لیتا ہے اور اگر انسان کو ورع و تقویٰ نصیب ہو جائے تو وہ اس کے لئے گناہوں سے بچنے کا ذریعہ بنتا ہے۔

۱۰۸۔..... حضرت احمد بن الحارث نے فرمایا میں نے حضرت عبدالعزیز بن ابان سے سنا وہ فرمایا کرتے تھے میں نے بعض اہل علم کو یہ کہتے سنا ہے کہ عقلمند آدمی کی ذرا سی بات بھی بہت بڑی ہوتی ہے۔

(ش)۔..... اس لئے کہ عقلمند مختصر اور مفید بات کرتا ہے، وہ بلاوجہ بک بک نہیں کرتا، وہ سوچ سمجھ کر دنیا و آخرت میں کام آنے والی بات ہی کرتا ہے۔

۱۰۹۔..... حضرت معید بن معدان سے مروی ہے کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوذر کیا تم نے انسانوں اور جنوں کے شیطانوں سے پناہ مانگی ہے؟ انہوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول کیا انسانوں میں بھی شیطان ہوتے ہیں؟ فرمایا ہاں اے ابوذر! کیا میں تمہیں جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانے پر مطلع نہ کروں؟ میں نے عرض کیا وہ کیا ہے؟ فرمایا "لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم" پھر میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول نماز کیسی چیز ہے؟ فرمایا بہترین عبادت ہے جو چاہے اس میں سے کم حصہ لے اور جو چاہے زیادہ حصہ لے، میں

نے عرض کیا اے اللہ کے رسول روزہ کیسی عبادت ہے؟ فرمایا فرض ہے' میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول کونسا صدقہ سب سے افضل ہے؟ فرمایا کم حیثیت والے کا اپنی وسعت کے مطابق دینا' اور آسانی ہے کس قدر آسانی' میں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی رسولوں کی تعداد کیا ہے؟ فرمایا تین سو پندرہ کی بڑی تعداد' میں نے عرض کیا یہ بتلایئے کیا حضرت آدم علیہ السلام نبی تھے؟ فرمایا جی ہاں ایسے نبی جن سے اللہ تعالیٰ نے کلام کیا تھا' پھر فرمایا سب سے بڑھ کر بخیل وہ ہے جس کے سامنے میرا نام لیا جائے اور وہ مجھ پر درود شریف نہ پڑھے۔

(ش)...... شیطان انسانوں اور جنوں میں اپنی ذریت بڑھاتا رہتا ہے جو اس کی بات مانتے اور گناہوں اور معاصی میں لگتے اور ناپاکی کی حالت میں رہتے ہیں' وہ اس کے اعوان وانصار بنتے ہیں اور جو اس کی مخالفت کرتے ہیں اور عبادت وطاعت میں لگتے ہیں اور نفس کی مخالفت کرتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے بندے اور شیطان کے دشمن ہوتے ہیں۔

"لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم" کو جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ قرار دیا اس لئے کہ اس کلمہ کے ذریعہ انسان اپنے آپ کو اپنی طاقت وقوت سے عاری کرکے اللہ تعالیٰ کی قوت

وطاقت پر اعتماد کرتا ہے' اور عمل کے ساتھ زبان سے بھی اس کا اظہار کرتا ہے کہ گناہوں سے روکنا اور نیکیوں اور طاعات کی توفیق خدا کے فضل کے علاوہ کسی اور سے نہیں ملتی' بڑا کمزور ہوں اگر اللہ تعالیٰ کا فضل وکرم شامل نہ ہو تو میں کچھ نہیں کر سکتا۔

نماز دین کا ستون اور بڑی اہم عبادت ہے سب سے پہلے اسی کے بارے میں سوال ہوگا اس لئے جتنا ہو سکے نوافل وسنن کا اہتمام کرکے دنیا کا سکون اور آخرت کے درجات حاصل کرنا چاہئے' اس میں انسان اللہ تعالیٰ سے بہت زیادہ قریب ہوتا ہے اور پیشانی جیسی چیز کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے زمین پر رکھتا اور اس کی کبریاء اور بڑائی کے سامنے اپنی ناک رگڑ کر اپنے بندے ہونے کا اقرار کرتا ہے۔

سب سے قیمتی صدقہ اس کا ہے جو غریب مسکین حاجت مند ہو اور اپنا پیٹ کاٹ کر تھوڑی سی آمد میں سے اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے کے لئے اس کے راستے میں صدقہ خیرات کرے' کروڑپتی کے لاکھوں روپوں سے غریب کے چند روپے بہتر بن جاتے ہیں' انبیاء ورسل کی تعداد کے بارے میں تین سو تیرہ کی تعداد بھی آتی ہے اور تین سو پندرہ کی بھی۔

سب سے بخیل وہ ہے جس کو اتنی توفیق بھی نہ ہو کہ نبی

کریم صلی اللہ علیہ وسلم جیسی عظیم محسن انسانیت ہستی جس نے امت کے لئے نہ صرف یہ کہ اپنا گھربار قربان کیا' وطن چھوڑا' دانت تڑوائے' پتھر کھائے بلکہ اپنی ساری زندگی امت کے لئے قربان کردی' اگر کسی شخص کو درود شریف پڑھنے کی بھی توفیق نہ ہو تو اس سے بڑھ کر اور کون بخیل ہوگا' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے شخص کے لئے ہلاکت کی بددعاء کی' اور حضرت جبرئیل امین نے اس پر آمین فرمایا' اللھم صل وسلم دائما ابدا علی حبیبک خیر الخلق کلھم

۱۱-..... حضرت سلام بن مسکین نے فرمایا میں حضرت مالک بن دینار رحمہ اللہ کے ساتھ قبرستان میں جارہا تھا کہ انہوں نے فرمایا اے قبر والو تم نے اپنے نفوس کو دنیا کے حوالے کردیا' لہٰذا تمہارے لئے دنیا کے پروردگار کی طرف سے ہلاکت ہو' کسی جواب دینے والے نے انہیں جواب دیا اے مالک بن دینار دنیا کے پروردگار نے ہم پر رحم فرمادیا ہے۔

(ش)-..... ایمان خوف اور امید کے درمیان ہے' انسان اپنے گناہوں اور نافرمانیوں اور خدا کی گرفت سے ڈرتا رہے اور نیک اور اچھے کام کرتا رہے نہ معلوم کس حالت پر موت آئے' لیکن

اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہیں ہونا چاہئے' وہ بڑے کریم اور رحیم ہیں' ان کو مغفرت کے لئے کوئی بہانہ چاہئے' وہ بہانے بہانے سے مغفرت فرمادیتے ہیں اس لئے کسی کو اپنی نیکی اور عبادت' تقویٰ اور ریاضت پر گھمنڈ نہیں کرنا چاہئے' اور کسی کو اپنے سے کمتر نہیں سمجھنا چاہئے' نہ معلوم اللہ تعالیٰ کو کس کی کیا ادا پسند آجائے اور مغفرت فرمادیں' اور کس کی کونسی بات بری لگ جائے اور سارے اعمال بے کار ہوجائیں' اس لئے کرتا جائے اور ڈرتا جائے اور ہر وقت اللہ تعالیٰ کی رحمت کا امیدوار رہے' خصوصاً مرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کی رحمت سے لو لگانا چاہئے اور امید غالب ہونا چاہئے' اللہ جل شانہ سے انسان جیسا گمان کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ویسا برتاؤ فرماتے ہیں' لہٰذا اعمال صالحہ اختیار کیجئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلئے' گرفت خداوندی سے ڈرتے رہئے اور اس کے رحم وکرم سے امید اور یقین رکھئے وہ غفور رحیم انشاء اللہ ضرور مغفرت فرمائے گا' اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل وکرم سے ہم سب کی مغفرت فرماکر اپنے محبوب بندوں میں سے بنالیں۔

برحمتک وفضلک وکرمک وجودک واحسانک یارب المستضعفین ویا امان الخائفین ویا مجیب دعوۃ

المضطرین ویا من یجیب العبد اذا دعاہ آمین یا رب العالمین

۱۱۱۔۔۔۔۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ اے میرے بھائیوں کی جماعت! علم کے بارے میں ایک دوسرے کے ساتھ خیرخواہی کیا کرو' اور کوئی کسی سے کوئی علم کی بات نہ چھپائے' اس لئے کہ دین کے سلسلہ میں انسان کی زیادتی مال کے بارے میں جنایت وتعدی سے بڑا جرم ہے اور یاد رکھو اللہ تعالیٰ تم سے اس کے بارے میں ضرور بازپرس فرمائیں گے۔

(ش)۔۔۔۔۔ علم ایک عطیہ خداوندی اور امانت ربانیہ ہے جسے اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں کو ہی عطا فرماتے ہیں لہٰذا علم کا تقاضا یہ ہے کہ اسے دوسروں تک پہنچایا جائے اور اس کے اہل سے اسے مخفی نہ رکھا جائے' جس طرح نااہلوں کو علم سکھانا نقصان دہ اور ایسا ہے جیسے سور کو موتی اور جواہرات پہنانا' اسی طرح اہل اور ضرورت مند کو علم سے محروم رکھنا بھی گناہ ہے' اگر کسی سے کوئی بات پوچھی جائے اور اسے وہ معلوم ہے لیکن پھر بھی اسے نہ بتائے تو قیامت کے روز اسے آگ کی لگام پہنائی جائے گی'

اسلئے جو بات معلوم ہو اسے دوسروں تک پہنچایئے اور ضرورت مند کو اس کی ضرورت مہیا کیجئے' یاد رکھئے اللہ تعالی ظاہر وباطن سب پر مطلع ہیں' وہ دلوں کے بھیدوں کو جانتے ہیں' اس لئے آپ کسی انسان کو بے وقوف بنا سکتے اور اس سے تو چھپا سکتے ہیں لیکن اللہ جل شانہ سے کچھ نہیں چھپا سکتے' قیامت کے روز ہر چیز کے بارے میں سوال ہوگا اس لئے دنیا میں اپنی ذمہ داری سمجھ کر اس سے حسن وخوبی کے ساتھ عہدہ برآ ہوں' اللہ تعالی ہمیں سب کو اپنا فریضہ ادا کرنے اور علم ودین کے پھیلانے کی توفیق عطا فرمائے' اور اخلاص سے دین کی خدمت لے' اور ہماری عقلوں کو مسخ ہونے سے بچائے' اور ہمیں اپنے مقرب بندوں میں سے بنائے۔ آمین۔

قارئین کرام! عقل اور اس کی فضیلت سے متعلق آپ نے احادیث واقوال پڑھ لئے' ان کو پڑھ کر ان پر غور کیجئے اور اللہ تعالی سے عقل سلیم کی دعا کیجئے' اللہ تعالی ہم سب کو عقل سلیم عطا فرمائے' وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین' والصلاۃ والسلام علی خاتم الانبیاء وسید المرسلین محمد وآلہ وصحبہ اجمعین

محمد حبیب اللہ مختار

فرغت من ترجمته وشرحه في الديار المقدسة مكة المكرمة وذلك ليلة السبت ۱۴۱۲/۹/۲۳ھ ساعة واحدة الا ربع حسب التوقيت المكي ۱۹۹۲/۳/۵م

فرغت من اعادة النظر عليه في الحافلة عند السفر من مكة المكرمة الى البلد الطيب بلد حبيب رب العالمين المدينة ساعة ستة وعشر قبيل الافطار وذلك يوم السبت والحمد لله اولا وآخرًا والصلاة والسلام على حبيبه دائمًا ابدًا۔

مولانا ڈاکٹر محمد حبیب اللہ مختار کی چند اہم تصانیف و تراجم

کتاب	زبان	تعارف	سائز / صفحات
قلب	(اردو ترجمہ)	دل کی حیثیت، اصلاح وسکون کے اسباب، دل کی بیماریاں اور ان کا علاج	سائز ۲۰×۳۰/۸ صفحات [illegible]
اطاعتِ والدین	(اردو ترجمہ)	والدین، اولاد اور رشتہ داروں کے حقوق	سائز ۲۰×۳۰/۱۶ صفحات ۱۰۰
جنت کی نعمتیں اور ان تک پہنچنے کا راستہ	(اردو ترجمہ)	جنت کے مشتاق حضرات کیلئے کتاب و سنت کی روشنی میں مختصر تحریر ۱۲/.	سائز ۲۰×۳۰/۱۶ صفحات ۵۹
اللہ تبارک و تعالیٰ کے پیارے نام	(اردو)	اسماءِ حسنیٰ، ان کے معنی، خصوصیات اور ان پر مشتمل آیتیں	سائز ۲۰×۳۰/۱۶ صفحات ۹۶
مسلمان بچے اور فرنگی تعلیم گاہیں	(اردو ترجمہ)	مسلمان بچوں کو غیر مسلم درسگاہوں میں تعلیم دینے کے دینی و قومی نقصانات	سائز ۲۰×۳۰/۱۰ صفحات ۵۵
جنّت	(اردو)	جنت سے متعلق چند آیات قرآنیہ اور احادیث مبارکہ پر ایک نظر	سائز ۲۰×۳۰/۱۶ صفحات ۴۳
دوزخ	(اردو)	دوزخ سے متعلق چند آیات مبارکہ اور احادیث شریفہ پر ایک نظر	سائز ۲۰×۳۰/۱۶ صفحات ۵۵
چالیس حدیثیں	(اردو ترجمہ)	ماحجت، رواداری اور خیر خواہی سے متعلق چالیس حدیثیں	سائز ۲۰×۳۰/۱۶ صفحات ۴۰
بصائر و عبر	اردو (دو جلدیں)	حضرت مولانا بنوری رحمہ اللہ کے ماہنامہ بینات کے گزشتہ مطبوعہ اداریوں کی ترتیب و تبویب	سائز ۲۰×۳۰/۸ صفحات ۴۰۰
مجموعہ سیرت الرسول ﷺ	(اردو ترجمہ)	بچوں کے لئے سیرت پر ۲۹ حصوں میں آسان کتاب	سائز ۲۰×۳۰/۱۶ صفحات ۴۲۰
مسلمان نوجوان	(اردو ترجمہ)	جوانوں کا مقصدِ تخلیق، فرائض، ذمہ داریاں اور دنیا و آخرت کی کامیابی حاصل کرنے کا راستہ	سائز ۲۰×۳۰/۱۶ صفحات ۱۹۶
ہمارا معاشرہ	(اردو ترجمہ)	ہم کیا ہیں اور ہمیں کیا ہونا چاہئے	سائز ۲۰×۳۰/۸ صفحات [illegible]

ناشر: دارالتصنیف جامعۃ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن، کراچی ۵

اسلام اور
تربیت اولاد